سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

جمعتہ المبارک،17-جولائی2020

(یوم الجمع،25-ذیقعد1441ھ)

سترہویں اسمبلی: تیئیسواں اجلاس

جلد 23 : شمارہ 3

219

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ17-جولائی2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب2020

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) عام بحث

زراعت وخوراک پر بحث

ایک وزیر زراعت وخوراک پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

221

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 17-جولائی 2020

(یوم الجمع، 25-ذیقعد 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 10 بج کر 34 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم o

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ
حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ
وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا
مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ
صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَاۤ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾

سُورَۃُ البَقَرۃ آیات 261 تا 263

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے مال کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں۔ اور اللہ جس کے اجر کو چاہتا ہے اور زیادہ کرتا ہے اور اللہ کشائش والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے (261) جو لوگ اپنا مال اللہ کے رستے میں صرف کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ اس خرچ کا کسی پر احسان رکھتے ہیں اور نہ کسی کو تکلیف دیتے ہیں۔ ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس تیار ہے اور قیامت کے روز نہ ان کو خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (262) جس خیرات دینے کے بعد لینے والے کو ایذا دی جائے اس سے تو نرم بات کہہ دینی اور درگزر کرنا بہتر ہے اور اللہ بے نیاز ہے بردبار ہے۔ (263) وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سلام اے آمنہؓ کے لال ﷺ اے محبوب ﷺ سبحانی
سلام اے فخرِ موجودات فخر نوعِ انسانی
سلام اُس ﷺ پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُس ﷺ پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اُس ﷺ پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اُس ﷺ پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اُس ﷺ پر جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اُس ﷺ پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1889 جناب ملک خالد محمود بابر کا ہے اُن کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1268 جناب منیب الحق کا ہے اُن کی طرف سے بھی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1418 ہے اس کو آپ دیکھ لیں کہ یہ سوال 25۔ جنوری 2019 کو دیا گیا تھا اور آج ایک سال اور چھ سات ماہ ہو گئے ہیں اس کا جواب ہی نہیں آیا تو اس پر بات کیا کریں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں اس سوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو دیکھ لیں اس کا جواب ہی نہیں آیا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں اس سوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے کہ جب جواب موصول ہی نہیں ہوا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! معزز ممبر حکم کریں میں جواب دینے کے لئے کھڑا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے ہاؤس میں تحریری بتایا ہے کہ جواب نہیں ملا۔ میں اس پر کیا بات کروں۔

جناب چیئرمین: اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کو اور کتنی دیر pending کرنا ہے اس سوال کو دوسرا سال ہے کہ اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب چیئرمین: جی، یہ سوال pending ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1881 جناب صہیب احمد ملک کا ہے اُن کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2210 ملک خالد محمود بابر کا ہے۔ اُن کی طرف سے بھی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2245 جناب منیب الحق ہے اُن کی طرف سے بھی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2529 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2539 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2548 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2549 بھی محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2653 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال مرید کے روڈ کی از سر نو تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***2653: جناب منان خان:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نارووال مرید کے روڈ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ ون وے روڈ ہے اڈا سراج کے مقام پر زیادہ خراب ہونے کی وجہ سے روڈ کی ایک سائیڈ بند کر دی گئی ہے یہاں پر پانی کھڑا ہوا ہے جو کہ جوہڑ کی شکل اختیار کر گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ روڈ حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے اس کی ٹوٹ پھوٹ کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت اس کی ٹوٹ پھوٹ کی تحقیقات کروانے اوراس سڑک کی از سر نو تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ چند ایک جگہ سے سڑک میں پیچ پڑے ہوئے ہیں اور پیچ ورک ہائی وےR&Mڈیپارٹمنٹ کرتا ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ یہ ون وے روڈ ہے اڈا سراج کے مقام پر ایک جگہ سے سڑک نکاسی آب کے مسائل کی وجہ سے خراب تھی اور R&Mہائی وے ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے نکاسی آب کے بعد اس کی خراب سائیڈ عارضی درست کر دی گئی ہے اور اب دونوں طرف ٹریفک روانی سے چل رہی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ اس روڈ کی تعمیر 2012 میں شروع ہوئی۔ یہ نارووال کی حدود میں صرف 33 کلومیٹر آتی ہے۔ اس روڈ کو چار حصوں میں تقسیم کر کے، چار مختلف فرمز کو کام الاٹ کیا گیا تھا اس ضمن میں گروپ نمبر2، 3 اور 4 بالترتیب 03/2012، 06/2012 اور02/2017میں مکمل ہو چکے ہیں جبکہ گروپ نمبر 1 میں تین پل اور ان کی اپروچز شامل ہیں۔ موقع پر پلوں کا کام مکمل ہو چکا ہے اور اپروچز کا کام جاری ہے۔ چونکہ اس سکیم کو مکمل کرنے کے لئے مکمل فنڈز ابھی بھی موجود نہ ہیں۔ فنڈز آنے پر کام جلد از جلد مکمل کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ یہ درست ہے کہ نارووال مرید کے روڈ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

جناب سپیکر! انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ درست ہے کہ چند ایک جگہ سے سڑک میں پیچ پڑے ہوئے ہیں اور پیچ ورک ہائی وے M&R ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے۔ آگے کچھ بھی نہیں ہے یہ جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس کا کوئی حل ہونا چاہئے اس علاقہ میں Kartarpur Corridor کا اتنا بڑا پراجیکٹ ہے اور اس سڑک سے آپ گزر نہیں سکتے سیالکوٹ موٹروے سے اترتے ساتھ ہی گاڑی تیرنا شروع ہو جاتی ہے اس حوالے سے مہربانی کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ سڑک 2012 میں اور 2017 میں مکمل ہوئی یہ تین portions میں بنی اس میں ایک دو جگہ پر سڑک کافی خراب تھی تو اس کو مکمل ٹھیک کر دیا گیا ہے یہ double road ہے۔ جہاں جہاں ضرورت ہو گی اس کو ٹھیک کرتے رہیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب منان خان! اگلا سوال؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! یہ سڑک ایک دو جگہ سے خراب نہیں ہے یہ نارنگ سے لے کر مرید کے تک بالکل ہی ٹوٹی ہوئی سڑک ہے۔ منسٹر صاحب وزٹ کر سکتے ہیں براہ مہربانی کچھ اس علاقے پر رحم کیا جائے یہ چونکہ نارووال کو جاتی ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے نارووال میں Kartarpur Corridor بھی تو بنایا ہے جہاں سے ووٹ نہیں ملے اگر یہاں سے بھی ووٹ نہیں ملے تو یہ سزا دی جاتی ہے کہ ضلع نارووال کو جو سڑک جاتی ہے وہ بس ٹوٹ جائے اُس پر کوئی کام نہیں کرنا۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب نے assurance دی ہے انشاءاللہ کام کریں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! آپ کوئی direction دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب assurance دے رہے ہیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جب فنڈز ملیں گے اس کو priority پر رکھیں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! یہ فنڈز والا معاملہ تو پتا نہیں کب ہو گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! فنڈز کے علاوہ تو کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! کوئی time limit دے دیں بلکہ یہاں بتایا گیا تھا کہ یہ Corridor کی طرف نئی road بنے گی۔ اے ڈی پی میں ایسی کوئی سکیم نہیں آئی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ابھی تک تو یہ under consideration نہیں ہے کیونکہ 2017 میں تو اس کا ایک portion مکمل ہوا ہے یہ تین portion میں تو بنائی گئی تھی۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ block allocation پر لے آئیں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! Kartarpur Corridor پر 17۔ارب روپیہ لگایا گیا لیکن وہاں کوئی روڈ نہیں جاتی visitor وہاں کیسے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات آپ کو assurance دے رہے ہیں انشاءاللہ بنا دیں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال کے جز(ج) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ روڈ حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے اس کی ٹوٹ پھوٹ کی وجوہات کیا ہیں، کیا حکومت اس کی ٹوٹ پھوٹ کی تحقیقات کروانے اور اس سڑک کی از سر نو تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اس سوال کا جو جواب دیا گیا ہے اُس میں تحقیقات کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے درخواست کی تھی کہ اگر یہ اتنی جلدی ٹوٹ گئی ہے تو کیا وجہ ہے؟ جو بھی اس کے ذمہ دار ہیں جو اس کے ٹھیکیدار ہیں اُن کو سزا ملنی چاہئے یہ تو کوئی تھوڑا عرصہ پہلے بنی تھی نارنگ سے مریدکے تک۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! معزز ممبر درخواست دیں ہم انکوائری کرا دیتے ہیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب اس کو خود کر سکتے ہیں۔ میں درخواست دے کر۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جی، ہم انکوائری کروا دیتے ہیں۔ اس سڑک کے تین portion تھے پہلا 2012 portion میں مکمل ہوا تھا، وہ پرانا ہے اُس کا تو ٹائم پریڈ ختم ہو جائے گا جو 2017 portion میں مکمل ہوا ہے اُس کی انکوائری ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب منان خان! انہوں نے کہا ہے کہ جو 2017 portion میں مکمل ہوا ہے اُس کی انکوائری کریں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! جو portion نارنگ سے لے کر مریدکے والا ہے یہ fresh road بنی تھی یہ بالکل ٹوٹ گئی ہے اس کی بالکل انکوائری ہونی چاہئے یہ چاہئے کوئی بھی ہو اور پہلے کوئی درخواست دیتا ہے جو پہلے نیب پکڑتی ہے اس پر خود کارروائی کرنی چاہئے۔ یہ بات ہاؤس میں ہو رہی ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! معزز ممبر complaint کرتے ہیں ہم انکوائری کروا لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ آپ نے complaint کر دی ہے وہ انکوائری کریں گے۔ اگلا سوال نمبر 2667 جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2673 جناب واثق قیوم عباسی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2717 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2777 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2819 سید عثمان محمود کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو

pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2878 جناب محمد ارشد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2971 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2983 چودھری عادل بخش چٹھہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3014 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3059 چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3152 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں کمرہ بک کروانے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

***3152: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ممبران اسمبلی کے لئے اسلام آباد میں پنجاب ہاسٹل تعمیر کیا گیا؟

(ب) پنجاب ہاؤس کے کل کتنے کمرے ہیں؟

(ج) پنجاب ہاؤس کے کمرے ممبران اسمبلی کے علاوہ ان کے فیملی ممبر یا علاقہ کے دوست احباب، گارڈز / ڈرائیور کے لئے بھی بک کروائے جا سکتے ہیں؟

(د) پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں کمرہ بک کروانے کا طریق کار بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں پنجاب ہاسٹل تعمیر نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں کل کمروں کی تعداد 65 ہے۔

(ج) یہ سوال محکمہ سے متعلقہ نہ ہے کیونکہ پنجاب ہاؤس اسلام آباد کی الاٹمنٹ وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے دائرے اختیار میں ہے۔

(د) یہ سوال محکمہ سے متعلقہ نہ ہے کیونکہ پنجاب ہاؤس اسلام آباد کی الاٹمنٹ وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے دائرے اختیار میں ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ کیا پنجاب ہاؤس اسلام آباد کے کمرے ممبران اسمبلی کے علاوہ ان کے فیملی ممبر یا علاقہ کے دوست احباب، گارڈز / ڈرائیور کے لئے بھی بک کروائے جاسکتے ہیں؟

جناب سپیکر! اس کے جواب کی مجھے سمجھ نہیں آئی کیونکہ محکمہ نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ یہ سوال محکمہ سے متعلقہ نہ ہے کیونکہ پنجاب ہاؤس اسلام آباد کی الاٹمنٹ وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے دائرے اختیار میں ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ یہ منسٹر صاحب کے اختیار میں ہونا چاہئے اور ان کو پتا ہونا چاہئے کہ وہاں پر جب ہم جاتے ہیں تو وہاں پر ایم پی ایز کے ڈرائیورز / گارڈز اور ان کی فیملی کے لئے already booking ہوئی ہوتی ہے جس کی وجہ سے ہم ایم پی ایز کو booking کروانے میں مشکلات ہیں تو مہربانی ذرا منسٹر صاحب اس چیز کو clear کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اسلام آباد پنجاب ہاؤس کی بکنگ چیف منسٹر سیکرٹریٹ سے ہوتی ہے تو یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ کسی کو دیں یا نہ دیں اس میں ہمارا کوئی عمل دخل نہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! یہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے اختیار میں نہیں بلکہ چیف منسٹر آفس کے under آتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3240 محترمہ سمیرا کومل کا ہے اس سوال کا بھی جواب موصول نہیں ہوا تو منسٹر صاحب پلیز اپنے ڈیپارٹمنٹ کو warning دیں کیونکہ یہ 26۔ ستمبر 2019 کو سوال دیا گیا تھا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب آجاتا ہے اور میں محکمے سے اس کے متعلق کہہ دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: محترمہ سمیرا کومل کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3266 جناب صہیب احمد ملک کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3332 جناب محمد الیاس کا ہے ان کی طرف سے بھی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3349 سید عثمان محمود کا ہے ان کی طرف سے بھی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3386 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3440 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل جام پور لنک روڈ کی تعمیر
نیز جام پور بائی پاس کو دو رویہ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***3440: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل جام پور لنک روڈ کو آخری دفعہ کب تعمیر کیا گیا اس کا ٹھیکہ کس کمپنی کے پاس تھا اور اس منصوبہ کو کتنی لاگت سے تعمیر کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ لنک روڈز کی حالت خراب ہے جس پر آئے روز حادثات ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جام پور بائی پاس پر بھی ٹریفک زیادہ ہونے کی وجہ سے حادثات ہو رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت جام پور لنک روڈ کی از سر نو تعمیر اور جام پور بائی پاس کو دو رویہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) تحصیل جام پور لنک روڈ دراصل انڈس ہائی وے N-55 کا حصہ ہے جو کہ جام پور شہر سے گزرتا ہے۔ جس کو NHA اسلام آباد نے سال 2005 میں دوبارہ تعمیر کیا تھا۔ کیونکہ یہ روڈ نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے تعمیر کیا تھا لہٰذا کمپنی کا نام اور اس کی لاگت معلوم نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی حالت خراب ہے اور آئے روز حادثات ہو رہے ہیں۔

(ج) درست ہے۔

(د) اس جواب کا تعلق NHA سے ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا سوال تحصیل جام پور لنک روڈ کے حوالے سے ہے اور میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ لنک روڈز کی حالت خراب ہے جس پر آئے روز حادثات ہو رہے ہیں؟

جناب سپیکر! محکمہ اس حوالے سے مانتا ہے کہ ہاں یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی حالت خراب ہے اور آئے روز حادثات ہو رہے ہیں لیکن یہ سڑک نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے انڈر آتی ہے۔ اس لنک روڈ کی حالت اس قدر خراب ہے کہ اس میں گڑھے پڑے ہوئے ہیں اور وہاں سے ہیوی ٹریفک گزرتی ہے اور وہاں پر سکولز اور آبادی بھی ہے جس کی وجہ سے آئے روز اتنے بُرے حادثات ہوتے ہیں تو کیا یہ جواب دے دینا کافی ہے کہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے یہ سڑک بنائی تھی لہٰذا یہ سڑک ان کی ذمہ داری ہے تو ان شہریوں کا کیا قصور ہے جن کی آئے روز حادثات میں deaths ہو رہی ہیں؟ آپ یقین کریں کہ یہ حادثات اتنے بُری طرح ہوتے ہیں کہ جن لوگوں کی اموات واقع ہوتی ہے ان کے ٹکڑے اکٹھے کرنا مشکل ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے توسط سے یہ درخواست کروں گی کہ ہم کم از کم وفاقی حکومت کو اس حوالے سے تجویز دیں کیونکہ اس طرح کی اور بھی کافی سڑکیں ہیں کم از کم ان پر توجہ دیں اور ان کو بنوائیں جیسا کہ میرے شہر کا بھی یہی ایشو ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے ادوار میں بھی ہم چیختے تھے کہ ہمارا بہت بُرا حال ہے لیکن اس وقت کم از کم وہاں پر maintenance ہوتی تھی لیکن اب عرصہ دو سال سے وہاں کوئی maintenance کچھ بھی ہے تو یہ ضرور نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے انڈر ہو گی لیکن ہم اپنے اس معزز ایوان کے توسط سے ان کو کم از کم request تو کر سکتے ہیں کہ اتنے لوگوں کی ان حادثات میں اموات واقع ہو رہی ہیں لیکن ان کا کوئی پُرسان حال نہیں۔ اب ہم وہاں کے رہنے والے ہاتھ پر ہاتھ دھر کے تو نہیں بیٹھے رہ سکتے اس لئے اگر یہ منصوبہ وفاقی حکومت کے انڈر آتا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! مجھے ایک منٹ بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری بہن بھی میرے لئے محترم ہیں۔ اگر یہ نیشنل ہائی وے کے انڈر سڑک آتی ہے تو وہاں پر آپ کے حلقے میں ایم این اے اسی لئے بیٹھے ہیں تاکہ وہ اس علاقے کی نمائندگی کریں اور سڑک کی حالت زار قومی اسمبلی میں بیان فرمائیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ کیا کسی بھی ضمنی سوال پر speech ہو سکتی ہے؟

جناب چیئرمین: محترمہ! اگر آپ مجھے بات کرنے کی اجازت دیں تو اس معاملے کو میں آدھ منٹ میں ختم کر دوں گا۔ اس سڑک کا ٹینڈر لگ چکا ہے اور میں بعد میں آپ کو وہ ٹینڈر provide کر دوں گا۔ Thanks to the Prime Minister یہ ڈیرہ اسماعیل خان سے شکارپور تک سڑک کا ٹینڈر لگ گیا ہے۔ بہت شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین)**:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں نے صرف اتنی گزارش کرنی ہے کہ میں جناب سعید اکبر خان کی بات کی تائید کرتا ہوں کہ ضمنی سوال کا مطلب سوال ہی ہونا چاہئے نہ کہ اس پر آپ اپنی speech شروع کر دیں اور دس، دس منٹ آپ ضمنی سوال پر بات کرتے رہیں۔

MR CHAIRMAN: Minister Shaib! Thank you for training the Chair. Thank you very much.

انشاءاللہ آئندہ خیال رکھیں گے۔ اگلا سوال نمبر3503 چودھری اختر علی کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3553 سید حسن مرتضیٰ کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3562 جناب گلریز افضل گوندل کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3610 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب جاوید کوثر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! سوال نمبر3614 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی میں سڑکوں کی
تعمیر ومرمت کے لئے فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*3614: **جناب جاوید کوثر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال19-2018 اور20-2019 میں ضلع راولپنڈی میں سڑکوں کی تعمیر ومرمت کے لئے فنڈ جاری کئے گئے ہیں؟

(ب) ضلع ہذا میں پی پی وار کتنے فنڈ R&M کے لئے جاری کئے گئے؟

(ج) R&M فنڈ کس Criteria پر پی پی وار تقسیم کئے گئے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) سال 19-2018 اور سال20-2019 میں راولپنڈی میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

ہائی وے کنسٹرکشن:

سال	فنڈز	اخراجات
2018-19	1532.700ملین	1532.700ملین
2019-20	1666.400ملین	1666.400ملین

ہائی وےR&M

سال	فنڈز	اخراجات
2018-19	990.94ملین	990.94ملین
2019-20	454.485ملین	454.485ملین

(ب) R&M میں فنڈز بلاکAllocation میں دیئے جاتے ہیں۔ پی پی وار فنڈز جاری نہیں کئے جاتے۔

(ج) R&M میں محکمانہ سڑکوں کی خصوصی مرمت کے لئے Block Allocation میں فنڈز جاری کئے جاتے ہیں۔ پی پی وار تقسیم نہ ہوتے ہیں۔ جن شاہرات پر مرمت درکار ہوتی ہے ان پر فنڈز کی دستیابی کے مطابق مرمت کروادی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ ضلع راولپنڈی میں جو سڑکیں کھنڈر بن چکی ہیں ان کی repairing کے لئے فنڈز کی تقسیم کس طرح سے کی جاتی ہے؟ تو اس کا جواب یہ آیا ہے کہ یہ فنڈز پی پی وار تقسیم نہیں ہوتے بلکہ یہ محکمے کی صوابدید ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم عوامی نمائندے ہیں لہٰذا ہم سے بھی اس حوالے سے input لینی چاہئے کیونکہ منسٹر صاحب نے صرف محکمے کو ہی اختیار دے رکھا ہے کہ وہ جسے چاہے فنڈز مہیا کرے تو میری request یہ ہے کہ منسٹر صاحب محکمہ کو کہیں کہ جو عوامی نمائندے ہیں جیسا کہ میں حلقہ پی پی۔8 گوجر خان سے منتخب ہوا ہوں وہاں پر تمام اہم سڑکیں کھنڈر بن چکی ہیں تو محکمے والے ہم عوامی نمائندوں سے بھی consult کر لیا کریں کہ کون سی سڑک بنانی ضروری ہے

تاکہ ہم ان کو موقع پر جا کر وزٹ کروائیں اور بتائیں کہ یہ سڑکیں کس طرح قابل استعمال ہو سکتی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ اپنی رائے دے دیں تو ہم انشاءاللہ تعالیٰ ضرور اس حوالے سے کوشش کریں گے۔ وزیر اعلیٰ نے ان کو بلوایا تھا اور کہا تھا کہ اپنی سکیمیں دیں تو انہوں نے شاید اپنی سکیمیں نہیں دیں جن ممبران نے اپنی سکیمیں جمع کروائی ہیں ان کی سکیمیں چل رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب جاوید کوثر! اگلا ضمنی سوال کر لیں۔

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! میری بس یہی request ہے کہ منسٹر صاحب محکمے کو advise کریں کہ عوامی نمائندوں سے بھی اس حوالے سے رابطہ کریں تاکہ وہ ان کو بتائیں نہ کہ وہ اپنی طرف سے ہی فیصلے کر لیں۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! سوال نمبر 3660 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: بصیر پور تا چوک حافظ لال روڈ
پل راجباہ ہاموں نو آباد سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3660: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں بصیر پور تا چوک حافظ لال روڈ بصیر پور تا پل راجباہ بمقام ہاموں نو آباد سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ R&M کی مد میں ہر سال فنڈز رکھے جاتے ہیں اگر ہاں تو گزشتہ پانچ سالوں میں ضلع اوکاڑہ کو کتنے فنڈز فراہم کئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں اس سڑک کی ٹوٹ پھوٹ پر توجہ نہیں دی گئی اگر ہاں تو اس کا ذمہ دار کون ہے اس کے خلاف کارروائی کرنے اور حکومت اس سڑک کے ٹوٹ پھوٹ والے حصے کی خصوصی مرمت کرانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں بصیر پور چوک حافظ لال روڈ بصیر پور تا پل راجباہ بمقام ہاموں نو آباد سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایم اینڈ آر کی مد میں ہر سال فنڈز Block Allocatin کی شکل میں جاری کئے جاتے ہیں جو کہ سڑکوں کی موجودہ خستہ حالی کو درست کرنے کے لئے نہایت کم ہوتے ہیں۔ یہ فنڈز مجاز اتھارٹی کی اجازت سے تین اضلاع (اوکاڑہ، ساہیوال، پاکپتن) میں خرچ کئے جاتے ہیں۔ محکمہ ہائی ویز ایم اینڈ آر کے قائم ہونے کے بعد (جو 01.01.2017 کو قائم ہوا) سے لے کر اب تک جو فنڈز جاری کئے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	سال 17-2016	مبلغ 152.824 ملین روپے
2	سال 18-2017	مبلغ 160.411 ملین روپے
3	سال 19-2018	مبلغ 163.426 ملین روپے
4	سال 20-2019	مبلغ 31.584 ملین روپے

(ج) فنڈز کی کمی کی وجہ سے گزشتہ پانچ سالوں میں یہ سڑک مرمت نہ ہو سکی تاہم فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں سوال کیا تھا کہ ضلع اوکاڑہ میں بصیر پور تا چوک حافظ لال روڈ بصیر پور تا پل راجباہ بمقام ہاموں نو آباد سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس کا محکمے نے جواب دیا ہے کہ واقعی یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں سوال کیا تھا کہ پچھلے پانچ سالوں میں کوئی فنڈز رکھے گئے ہیں جس کا محکمے نے جواب دیا ہے کہ ہاں ہر سال فنڈ کی block allocation ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے 2017 سے اب تک جو تفصیل دی ہے اس کے مطابق 2016-17 میں 152.824 ملین روپے، 2017-18 میں 160.411 ملین، 2018-19 میں 163.426 ملین اور 2019-20 میں 31.584 ملین لکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا یہ سوال ہے کہ block allocation میں کافی پیسا ہے تو یہ پیسا کہاں لگایا گیا ہے اور یہ سڑک ابھی تک کیوں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور یہ block allocation کدھر جا رہی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ پیسا ایک ضلع نہیں بلکہ تین اضلاع اوکاڑہ، ساہیوال اور پاکپتن کے لئے ہے۔ اگر محترمہ کو پوری detail چاہئے تو ہم مہیا کر دیں گے کہ کون کون سی سڑک پر پیسا خرچ ہوا ہے لیکن یہ ایک ضلع میں نہیں بلکہ تین اضلاع میں خرچ ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! اگر آپ کو block allocation کی detail چاہئے تو منسٹر صاحب آپ کو offer کر رہے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے ہے میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ ہمارا جو اگلا ADP ہے اس میں کیا آپ نے اس سڑک کے لئے کوئی رقم مختص کی ہے تو کیا ہم امید کر سکتے ہیں کہ یہ سڑک جو پچھلے پانچ سالوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس میں کوئی بہتری کی امید آئے گی؟ شکریہ

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! امید ختم نہیں کرنی چاہئے بلکہ رکھنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، امید پر دنیا قائم ہے۔ اگلا سوال جناب نوید اسلم خان لودھی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر3699 ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: چودھری ظہیر الدین! حوصلہ کر لیئو کہڑی گل اے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پہلے جب جناب سپیکر تشریف رکھتے تھے تو اس وقت یہ بات ہوئی تھی کہ جب سوال کرنے والے کو interest ہی نہیں ہے اور دوسرا bother نہیں کرتا کہ میں اس issue پر سوال کروں۔ اگر on his behalf والا سلسلہ شروع ہو جائے تو پھر آپ کسی کو dispose of کر ہی نہیں سکتے۔ اس لئے on his behalf discourage کیا گیا تھا۔ جناب محمد ارشد ملک خود اس پر سوال کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین[*************]

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ توہین آمیز بات کر رہے ہیں انہیں خیال کرنا چاہئے۔ میں ان کو جناب عالی، جناب عالی کہہ رہا ہوں اور یہ مجھے تھانیدار کہہ رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! تشریف رکھیں، چودھری ظہیر الدین! پلیز آپ بھی تشریف رکھیں۔ مجھے بات کرنے دیں۔ ان دونوں سوالات کے جواب نہیں آئے لہٰذا انہیں pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے ان پر بات تو کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: جب ان کے جواب ہی نہیں آئے تو آپ کیا بات کریں گے؟ میں نے یہ دونوں سوال نمبر3699 اور2707 پینڈنگ کر دیئے ہیں۔

---

* بحکم جناب چیئرمین صفحہ نمبر240 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ان سوالوں کے جواب آنے چاہئیں۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل جواب آجائے گا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! کیبنٹ کی collective responsibility ہوتی ہے کہ جہاں رولز یا روایات کو توڑا جا رہا ہو تو ہم آپ سے address کر کے گزارش کر لیتے ہیں۔ جب اس ضمن میں آپ سے گزارش کی جاتی ہے تو توقع کرتے ہیں کہ آگے سے اچھی تربیت یافتہ گھر کے بندے کی طرح جواب دیا جائے لیکن جو الفاظ توہین، بے ہودگی اور مذاق کے زمرے میں آتے ہوں انہیں kindly حذف کر دیا کریں۔

جناب چیئرمین: اگر کوئی ایسے الفاظ ہیں تو انہیں حذف کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ نے بات کر لی ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہم عوام کی بات کرتے ہیں اور آپ بات ہی نہیں سنتے۔

جناب چیئرمین: جناب سعید اکبر خان! آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں؟

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جب کسی ایم پی اے نے یہ سوال جمع کرائے تھے وہ تاریخ دیکھیں، یہ سوال جمع ہوئے تقریباً سال ہونے والا ہے۔ آپ کا حکم سر آنکھوں پر ہے آپ نے فرما دیا ہے کہ اس کا جواب ابھی نہیں آیا لیکن آپ دیکھیں کہ پچھلے سال ستمبر میں انہوں نے یہ سوال دیا تھا اور ابھی پھر ستمبر آنے والا ہے۔ اگر محکمہ ایک سال میں جواب نہیں دے سکتا تو کوئی تو ہو جو اس کا نوٹس لے کہ اس کا جواب کیوں نہیں آیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):جناب سپیکر! آئندہ ایسی غلطی نہیں ہوگی۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! ہم نے یہ دونوں سوال pending کر دیئے ہیں آپ نے اس معاملے کی انکوائری کر کے بتانا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات(سردار محمد آصف نکئی):جناب سپیکر! جی، میں انکوائری کروا کر رپورٹ پیش کروں گا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب ہمارے چھوٹے بھائی ہیں اور بہت قابل احترام ہیں۔ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں لہٰذا میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر اس طرح کا کوئی بھی معاملہ آپ کے سامنے آئے تو جب اس کا نوٹس لیں گے تو پھر آئندہ تمام ڈیپارٹمنٹ careful ہوں گے لہٰذا میری گزارش ہے کہ ایم پی اے صاحب نہایت اہم سوالات کرتے ہیں لیکن ان کا جواب نہ آنا بڑا افسوسناک ہے۔

جناب سپیکر! میں دوسری یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے جو دوست سوال کرتے ہیں لیکن سوالات والے دن نہیں آتے تو وہ بھی قابل افسوس بات ہے کہ ان کے سوال پر محکمے نے اتنی محنت کر کے جواب دیا ہوتا ہے لیکن سوال کرنے والے موجود نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اوکاڑہ: پل راجووال تا ہیڈ سلیمانکی کینال روڈ کی تعمیر و مرمت اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2529: **چوہدری افتخار حسین چھچھر**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پل راجووال تا ہیڈ سلیمانکی کینال پر سنگل روڈ موجود ہے۔ مذکورہ روڈ کی موجودہ حالت کیسی ہے سال20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ روڈ کی تعمیر / مرمت کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر مذکورہ روڈ کو دورویہ بنا دیا جائے تو لاہور سے بہاولنگر اور بہاولپور جانے کے لئے تقریباً100 کلومیٹر کا فاصلہ کم ہو جائے گا اس سے لاکھوں لوگوں کے وقت اور پیسا کی بھی بچت ہو گی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کا تقریباً30 کلومیٹر راجووال تا ہیڈ گل شیر بالکل ناکارہ ہو چکا ہے مذکورہ روڈ کے مختلف حصے بالکل چلنے کے قابل نہ ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ روڈ کو ڈبل کرنے کے لئے آئندہ مالی سال20-2019 میں بجٹ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ راجووال تا ہیڈ سلیمانکی بی ایس لنک کینال کے بائیں کنارے پر سنگل روڈ موجود ہے۔ سڑک مذکورہ کی راجووال تا ہیڈ گلشیر تک چوڑائی 10 فٹ ہے جو کہ خستہ حالی کا شکار ہے جبکہ ہیڈ گلشیر تا ہیڈ سلیمانکی آوٹ فال تک سڑک کی چوڑائی 12 فٹ ہے اس کی حالت تسلی بخش ہے۔ مالی سال20-2019 میں راجووال تا ہیڈ سلیمانکی بی ایس لنک کینال سڑک کی تعمیر / مرمت کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ لاہور سے بہاولنگر اور بہاولپور جانے کے لئے متبادل شاہرات موجود ہیں اور اس سڑک کو دورویہ کرنے کے بعد بھی لاہور سے بہاولنگر اور بہاولپور کا فاصلہ کسی بھی طرح 100 کلومیٹر کم نہیں ہوگا۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(د) سڑک راجووال تا ہیڈ سلیمانکی کینال کو ڈبل کرنے کے لئے مالی سال 2019-20 میں بجٹ مختص نہ کیا گیا ہے۔

لاہور: وحدت کالونی میں
واٹر سپلائی اور سیوریج کے ناقص انتظامات سے متعلقہ تفصیلات

*2539: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی لاہور میں واٹر سپلائی اور سیوریج کا انتظام محکمہ مواصلات و تعمیرات کی ذمہ داری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وحدت کالونی میں سیوریج کا گندہ پانی واٹر سپلائی کی لائنوں میں مکس ہو رہا ہے جس کے استعمال سے وہاں کے رہائشی مختلف بیماریوں بشمول ہیپاٹائٹس میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وحدت کالونی کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جس سے آئے روز حادثات ہو رہے ہیں اور وہاں سٹریٹ لائٹس نہ ہونے کی وجہ سے اندھیرے میں حادثات کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے؟

(د) کیا محکمہ وحدت کالونی میں درج بالا سہولیات فراہم کرنے کے لئے فوری اقدامات کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کی ذمہ داری ہے۔

(ب) نہیں یہ درست نہیں ہے اور ایسی کوئی بھی شکایت کسی الاٹی کی طرف سے درج نہیں ہوئی۔ وحدت کالونی کے رہائشیوں کو صاف پانی میسر آرہا ہے۔ حال ہی میں مختلف گھروں سے پانی لے کے ٹیسٹ کروائے گئے تھے جن کی رپورٹ تسلی بخش ہے۔ رپورٹس ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) نہیں یہ بات درست نہیں ہے البتہ کچھ سڑکوں کے پیچ ورک ہونے والے ہیں جس کا تخمینہ سیکرٹری (آئی اینڈ سی) کو approval اور فنڈز کی دستیابی کے لئے بھیج دیا ہے۔ جیسے ہی فنڈز دستیاب ہوں گے سڑکوں کی مرمت کا کام مکمل کر دیا جائے گا اور حالیہ بارشوں کی وجہ سے کچھ سٹریٹ لائیٹس خراب ہو گئی تھیں جنہیں اب درست کر دیا گیا ہے اور اب کسی قسم کی شکایت نہ ہے۔

(د) محکمہ مواصلات و تعمیرات درج ذیل شکایت کے فوری ازالے کے لئے بالکل تیار ہے جونہی درج بالا فنڈز کی دستیابی ہو گی سڑکوں کی مرمت وغیرہ کا کام جلد از جلد مکمل کر دیا جائے گا۔

لاہور: فیروزپور روڈ گجومتہ تا دیپالپور سڑک کی تعمیر و مرمت کے لئے مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2548: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیروزپور روڈ گجومتہ تا دیپالپور کئی جگہوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گجومتہ تا قصور مذکورہ سڑک کے دونوں طرف سروس روڈ بنائی گئیں ہیں سروس روڈ کون سی ٹریفک کے لئے بنائی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب سے مذکورہ سڑک بنائی گئی ہے اس کے بعد اس کی مرمت نہ کی گئی ہے اگر مرمت کی گئی ہے تو سال 2018-19 میں مذکورہ سڑک کی مرمت کی مد میں کتنا بجٹ خرچ کیا گیا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر / مرمت کرنے کے لئے سال20-2019 کے بجٹ میں رقم مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی! یہ درست نہ ہے۔ گجومتہ تا دیپالپور روڈ اندر حدود ضلع لاہور قصور کی حال ہی میں مرمت کی گئی ہے جبکہ سڑک آبادی الہ آباد میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ جس کا حال ہی میں ٹینڈر منظوری کے مراحل میں ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر کام مکمل کر دیا جائے گا

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے گجومتہ قصور مذکورہ سڑک کے دونوں طرف سروس روڈ بنائی گئی ہے اور سروس روڈ سست رفتار ٹریفک کے لئے بنائی گئی ہے۔

(ج) جی! یہ درست نہیں ہے اس سڑک کی تعمیر کے بعد اس کو بوقت ضرورت مرمت کیا جاتا رہا ہے اور دوران سال19-2018 میں ضلع حدود لاہور 3.00 ملین روپے مرمت کے لئے خرچ کئے گئے اور حدود ضلع قصور میں 18.00 ملین روپے مرمت کے لئے خرچ کئے گئے ہیں۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے حکومت نے مالی سال20-2019 میں حدود ضلع لاہور میں تقریباً 1.20 ملین اور حدود ضلع قصور میں 1.80 ملین روپے مرمت کے لئے خرچ کئے ہیں۔

دیپالپور تا لاہور براستہ قصور

ٹال ٹیکس کے ٹھیکہ اور اس کی مالیت سے متعلقہ تفصیلات

***2549: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیپالپور تا لاہور براستہ قصور ٹال ٹیکس کی مد میں ہر گاڑی سے رقم وصول کی جاتی ہے؟

(ب) مذکورہ ٹال ٹیکس جو کہ مصطفیٰ آباد کے قریب بنایا گیا ہے اس کا ٹھیکہ کس کمپنی کو کتنی مالیت میں دیا گیا ہے۔ کتنی کمپنیوں نے حصہ لیا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال ہا سال سے ایک ہی کمپنی کے پاس ٹھیکہ ہے اور وہ اپنی من مرضی سے گاڑیوں سے رقم وصول کرتے ہیں حکومت کے منظور کردہ ریٹ کی تفصیل کیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! دیپالپور تا لاہور قصور ٹال ٹیکس گورنمنٹ کے منظور شدہ شیڈول کے مطابق وصول کیا جاتا ہے۔

(ب) مصطفےٰ آباد کے قریب ٹال پلازہ کا ٹھیکہ سپار کو کنسٹرکشن کمپنی کو سال 20-2019 کے لئے -/13,18.07,786 روپے بمطابق ایکسیئن ہائی وے چھٹی نمبری C/4461 مورخہ 29.06.2019 کو الاٹ ہوا ہے۔

دو کمپنیوں نے ٹینڈرز میں حصہ لیا (ٹینڈرز کی تفصیل)

مالیت 13,86,07,786 کمپنی کا نام سپار کو کنسٹرکشن کمپنی

مالیت 13,51,50,000 کمپنی کا نام سعید احمد

(ج) یہ درست نہ ہے کہ ایک کمپنی کو سال بہ سال ٹھیکہ دیا جاتا ہے ہر سال ٹینڈر لگایا جاتا ہے اور کمپیٹیشن کے بعد ٹینڈر الاٹ کیا جاتا ہے۔ سال 19-2018 میں نوبل الائنس کو ٹینڈر الاٹ ہوا۔ جس کی مالیت 13,71,51,000 بحوالہ ایکسیئن ہائی وے چھٹی نمبری C/6450 مورخہ 30.06.2018 کو الاٹ ہوا تھا۔ سال 20-2019 سپار کو کنسٹرکشن کمپنی کو سال 20-2019 کے لئے -/13,18.07,786 بمطابق ایکسیئن ہائی وے چھٹی نمبری C/4461 مورخہ 29.06.2019 کو آلاٹ ہوا ہے۔

مذکورہ ٹال پلازہ پر منظور شدہ شیڈول کے مطابق رقم وصول کی جاتی ہے۔ منظور شدہ شیڈول کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پیر محل، سندھیلیانوالی اور میاں چنوں
کے درمیان دریائے راوی پر پل بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*2667: **جناب بابر حسین عابد**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور تا عبدالحکیم تک CPEC کے تحت موٹروے بنائی گئی ہے جس سے لاہور تک پہنچنے میں کافی ٹائم کی بچت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس موٹروے سے میاں چنوں، چیچہ وطنی، وہاڑی اور دیگر علاقہ جات کو زیادہ فائدہ نہیں ہوا کیونکہ پیر محل انٹر چینج سے اتر کر ان علاقہ جات کے لوگوں کو کافی دور دراز سے واپس آنا پڑتا ہے کیونکہ دریائے راوی پر پیر محل سندھیلیانوالی اور میاں چنوں وغیرہ کو ملانے کے لئے پل نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب غلام حیدر وائیں نے سندھیلیانوالی پیر محل اور میاں چنوں تک رسائی کے لئے دریائے راوی پر پل بنانے کے لئے فزیبلٹی رپورٹ تیار کروائی تھی لیکن ان کے بعد اس منصوبہ پر کوئی پیشرفت نہ ہوئی کیا حکومت اس منصوبہ کو مکمل کر کے دریائے راوی پر پل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے کہ سابقہ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب غلام حیدر وائیں نے 1992 میں سندھیلیانوالی، پیر محل اور میاں چنوں تک رسائی کے لئے دریائے راوی پر پل بنانے کے لئے فزیبلٹی رپورٹ تیار کروائی تھی لیکن اس پر مزید پیشرفت نہ ہو سکی۔ موجودہ ریٹ کے مطابق اس پل کا تخمینہ لاگت 1028.058 ملین روپے بنتا ہے۔ فنڈز کی دستیابی ممکن ہوگی تو یہ پل تعمیر کیا جائے گا۔

جڑانوالہ تا ستیانہ روڈ فیصل آباد کی تعمیر ولمبائی سے متعلقہ تفصیلات

*2673: **جناب واثق قیوم عباسی:** کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جڑانوالہ تا ستیانہ روڈ، فیصل آباد کب تعمیر ہوئی متذکرہ روڈ کی لمبائی کتنی ہے؟

(ب) کیا اس وقت سڑک قابل مرمت ہے اگر ہے تو مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مذکورہ سڑک کے لئے رکھی گئی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز قبل ازیں کتنی دفعہ اور کب اس سڑک کی مرمت کی گئی تھی؟

وزیر مواصلات وتعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جڑانوالہ تا ستیانہ روڈ فیصل آباد 97-1996 میں تعمیر کی گئی اس کی لمبائی 25.00 کلو میٹر ہے۔

(ب) اس وقت یہ سڑک قابل مرمت ہے۔ مالی سال 20-2019 میں 20.00 ملین مذکورہ سڑک کے 2.00 کلو میٹر لمبائی مرمت کے لئے رکھی گئی ہے۔ تاہم بقایا لمبائی بھی قابل مرمت ہے۔ اس کی لمبائی 19.00 کلو میٹر ہے جس کی لاگت 125.808 ملین روپے ہے۔ قبل از مالی سال 18-2017 میں 4.00 کلو میٹر کارپٹ ہوئی تھی جو کہ 21.00 کلو میٹر سے 25.00 کلو میٹر ہے۔

لاہور: وحدت کالونی کوارٹرز کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2717: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) F.D فلیٹس اور ایل، ایم، جے بلاک وحدت کالونی لاہور میں سال 18-2017 اور 19-2018 کے دوران کس کس کوارٹر اور فلیٹ میں کون کون سا کام سرانجام دیا گیا۔ تفصیل کوارٹر اور فلیٹ وار علٰیحدہ علٰیحدہ مع کام کی نوعیت بتائیں؟

(ب) ان دو سالوں کے دوران جن فلیٹ اور کوارٹر میں کوئی کام مرمت یا دیگر نہیں ہوا اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کس کس کوارٹر اور فلیٹ میں ماربل، پتھر اور لکڑی کا کام سرانجام دیا گیا ان کوارٹر کا نمبر ز، کام اور فنڈز کی تفصیل دی جائے؟

(د) کیا حکومت جن کوارٹر اور فلیٹ میں ان دو سالوں کے دوران کوئی کام نہیں ہوا وہاں مرمت، فرش، چھتوں کی تبدیلی وغیرہ کا کام کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) سال18-2017 اور19-2018 میں ان کوارٹروں کے الاٹیوں کی تنخواہ میں سے (Recovery of House All percnet) کی مد میں کتنی رقم اکٹھی ہوئی اور کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(و) 18-2017اور19-2018 میں کتنے الاٹیوں نے کوارٹرز کی تعمیر / مرمت کے لئے درخواستیں دیں ان کی الگ الگ کوارٹر وار تفصیل دیں کتنی پر عملدرآمد ہوا اور کتنی زیر التواء ہیں تفصیل کوارٹر وار بتائی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) F.D فلیٹس اور ایل ، ایم ، جے بلاک وحدت کالونی لاہور میں سال18-2017 اور19-2018 کے دوران جس جس کوارٹر اور فلیٹ میں کام سرانجام دیا گیا اس کی تفصیل کوارٹر اور فلیٹ وار علیحدہ علیحدہ مع کام کی نوعیت ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دو سالوں کے دوران جن کوارٹرز و فلیٹز میں کام نہ کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ فنڈز کی عدم دستیابی ہے۔

(ج) جن کوارٹرز اور فلیٹ میں ماربل، پتھر اور لکڑی کا کام سرانجام دیا گیا اس کوارٹر کا نمبر ز کام اور فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جن کوارٹر اور فلیٹ میں ان دو سالوں کے دوران کوئی کام نہ ہوا۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات ان کوارٹروں کی مرمت وغیرہ کے کام کروانے کے لئے تیار ہے۔ حکومت وحدت کالونی لاہور کے کوارٹروں کی مرمت کے لئے ہر وقت کوشاں ہے۔ وہ کوارٹر جن پر کام نہ ہوا ہے۔ اس کے رہائشیوں کی درخواست پر ان کے تخمینہ جات لگا کر

approval کے لئے بھیج دیئے گئے ہیں، فنڈز کی دستیابی پر ان کے کام کر دیئے جائیں گے۔

(ہ) متعلقہ نہ ہے اس کی تفصیل محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی لاہور کا رینٹ برانچ مہیا کر سکتا ہے۔

(و)

i. سال18-2017 اور19-2018 میں ایف ڈی فلیٹس کے 49 درخواستیں موصول ہوئیں اور ان میں سے 21 فلیٹس میں فنڈز کی دستیابی کے بعد مرمت وغیرہ کا کام انجام دیا گیا اور 28 فلیٹس میں فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا۔

ii. سال18-2017 اور19-2018 میں ایل بلاک فلیٹس میں98درخواستیں موصول ہوئیں اور ان میں سے 43 فلیٹس میں فنڈز کی دستیابی کے بعد مرمت وغیرہ کا کام انجام دیا گیا اور 55 فلیٹس میں فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا۔

iii. سال18-2017 اور19-2018 میں ایم بلاک فلیٹس میں150درخواستیں موصول ہوئیں اور ان میں سے 62 فلیٹس میں فنڈز کی دستیابی کے بعد مرمت وغیرہ کا کام انجام دیا گیا اور 88 فلیٹس میں فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا۔

iv. سال18-2017 اور19-2018 میں جے بلاک فلیٹس میں 144درخواستیں موصول ہوئیں اور ان میں سے 58 فلیٹس میں فنڈز کی دستیابی کے بعد مرمت وغیرہ کا کام انجام دیا گیا اور 86 فلیٹس میں فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا۔

مندرجہ بالا فلیٹس ایف، جی، جے، ایل اور ایم بلاکس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رحیم یار خان: پی پی-266 ٹلو روڈ صادق آباد،
سنجر پور ولہار روڈ اور ماچھکہ نور شاہ روڈ کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2777: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-266 رحیم یار خان میں سال 19-2018 میں پیچ ورک کی مد میں کتنا کام کروایا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹلو روڈ صادق آباد، سنجر پور ولہار روڈ اور ماچھکہ نور شاہ روڈ انتہائی خستہ حال اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور ان پر روزانہ بے شمار حادثات پیش آ رہے ہیں؟

(ج) حکومت نے متذکرہ بالا روڈز کی بحالی اور مرمت کے لئے موجودہ سال کے بجٹ میں کتنی رقم رکھی ہے؟

(د) اگر متذکرہ بالا روڈز کی مد میں رقم رکھی گئی ہے تو کب تک، ان روڈز کی بحالی و مرمت کا کام شروع ہو جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) کوئی کام سال 19-2018 میں ہائی وے M&R میں نہیں کروایا گیا۔

(ب) جی ہاں!

(ج) مذکورہ بالا روڈ کی مرمت فنڈز دستیاب ہونے پر کر دی جائے گی۔

(د) مذکورہ بالا روڈ کی بحالی اور مرمت کی مد میں کوئی رقم نہ رکھی گئی ہے۔

ضلع بہاولنگر: فورٹ عباس تا ولہر روڈ،
مروٹ روڈ کی کشادگی و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2878: **جناب محمد ارشد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فورٹ عباس تا مروٹ روڈ ضلع بہاولنگر کی چوڑائی کم ہے جبکہ اس روڈ پر ٹریفک کا دباؤ نسبت زیادہ ہے کیا یہ درست ہے کہ فورٹ عباس تا مروٹ روڈ کا کچھ حصہ 86 موڑ تک تقریباً 15 کلومیٹر کارپٹ روڈ تعمیر ہو چکا ہے اور اسی روڈ کا بقیہ حصہ 86 موڑ تا مروٹ تک کی تعمیر و کشادگی درکار ہے جو کہ 30 کلومیٹر ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ فورٹ عباس تا ولہر روڈ کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے ضروری ہے کہ اس کی مرمت کی جائے؟

(ج) حکومت فورٹ عباس تا مروٹ روڈ کی کشادگی و بہتری کرنے اور فورٹ عباس تا ولہر روڈ کی مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ فورٹ عباس تا مروٹ روڈ ضلع بہاولنگر کی چوڑائی کم ہے اور ٹریفک کا دباؤ زیادہ ہے اور سڑک از فورٹ عباس تا 86 موڑ تک 16 کلومیٹر کا حصہ کشادہ و بہتر کیا جا چکا ہے اور یہ درست ہے کہ سڑک از 86 موڑ تا مروٹ تک بقیہ لمبائی 34 کلومیٹر کی کشادگی درکار ہے لیکن موجودہ 20-2019 ADP میں یہ سکیم شامل نہ ہے۔

(ب) فورٹ عباس تا ولہر روڈ کی لمبائی 22 کلومیٹر ہے جس میں سے پہلے 10 کلومیٹر کا حصہ KPRRP-III میں کشادہ کیا گیا ہے اور بقیہ 12 کلومیٹر کی مرمت درکار ہے جو کہ محکمہ ہائی وے M&R فنڈز کی دستیابی پر مرمت کر دے گا۔

(ج) جی ہاں! ارادہ رکھتی ہیں فنڈز کی دستیابی پر مکمل کر دی جائے گی۔

جنوبی پنجاب میں دریاؤں کے پل کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***2971: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1700 ملین روپے کی لاگت سے جنوبی پنجاب میں دریاؤں کے پل تعمیر کیے جا رہے ہیں؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس بارے تفصیلات سے آگاہ کریں نیز ان پلوں کی تعمیر کب مکمل ہو گی؟

(ج) اس رقم کو شفاف انداز میں خرچ کرنے کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ (جنوبی زون) کی حدود میں دریاؤں کے اوپر کوئی بھی پل زیر تعمیر نہ ہے۔

(ب) متعلقہ نہ ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

گوجرانوالہ: بائی پاس تا ہیڈ قادر آباد سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2983: **چودھری عادل بخش چٹھہ**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ بائی پاس تا ہیڈ قادر آباد روڈ انتہائی خستہ حال ہے سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ چکی ہے خاص کر حضرت کیلیانوالہ تا ہیڈ قادر آباد سڑک انتہائی خستہ حال ہے اس حصہ پر گاڑیاں تو درکنار پیدل چلنا بھی مشکل ہے اسی طرح مدرسہ چٹھہ تا جلال پور چٹھہ روڈ کی حالت بھی ایسی ہے؟

(ب) کیا حکومت ان سڑکوں کی کشادگی اور بہتری کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا ان سڑکوں کے لئے موجودہ مالی سال 2019-20 میں رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت ان سڑکوں کو اسی سال تعمیر کر دے گی نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) اس کا جواب دو حصوں میں ہے۔

(i) گوجرانوالہ بائی پاس تا ہیڈ قادر آباد سڑک کی کل لمبائی 47.5 کلومیٹر اور چوڑائی 24 فٹ ہے۔ محکمہ ہائی وے R&M نے فنڈز کی دستیابی کو مد نظر رکھتے ہوئے گوجرانوالہ بائی پاس کلومیٹر نمبر 1 سے کلومیٹر نمبر 4 (میڈیکل کالج) تک سڑک کی مرمت و منظوری کے مراحل میں ہے۔ جس کا تخمینہ لاگت 45.121 ملین روپے ہے۔ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں مرمت کا کام جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ کلومیٹر نمبر 4 سے لے کر حضرت کیلیانوالہ کلومیٹر نمبر 30 تک سڑک درست حالت میں ہے۔ حضرت کیلیانوالہ کلومیٹر نمبر 30 سے لے کر کلومیٹر 47.5 تک سڑک خستہ حالی کا شکار ہے۔ مطلوبہ فنڈز کی دستیابی پر اس پورشن کی مرمت کا کام شروع کیا جائے گا۔

(ii) یہ درست ہے کہ مدرسہ چٹھہ تا جلال پور چٹھہ سڑک خستہ حالی کا شکار ہے۔ سڑک کی لمبائی تقریباً 14.1 کلومیٹر اور چوڑائی 10 فٹ ہے جبکہ 5.5 کلومیٹر لمبائی ضلع گوجرانوالہ کی حدود میں آتی ہے اور منظوری کے مراحل میں ہے جس کا تخمینہ لاگت 23.976 ملین روپے ہے۔ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں مرمت کا کام جلد شروع کیا جائے گا۔

(ب) محکمہ ہائی وے R&M نے گوجرانوالہ بائی پاس کلومیٹر نمبر 1 سے کلومیٹر نمبر 4 (میڈیکل کالج) تک سڑک کی مرمت منظوری کے مراحل میں ہے اور فنڈز کی دستیابی کی صورت میں مرمت کا کام جلد شروع کیا جائے گا۔ حضرت کیلیانوالہ کلومیٹر نمبر 30 سے لے کر کلومیٹر نمبر 47.5 تک سڑک خستہ حالی کا شکار ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر اس پورشن کی مرمت کا کام شروع کیا جائے گا۔ سڑک کی مزید کشادگی درکار نہ ہے۔

(ج) ان سڑکوں کی مرمت کے لئے مالی سال 20-2019 میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(د) گوجرانوالہ بائی پاس تا ہیڈ قادر آباد سڑک کی کل لمبائی 47.5 کلومیٹر ہے اور چوڑائی 24 فٹ ہے محکمہ ہائی وے R&M نے فنڈز کی دستیابی کو مد نظر رکھتے ہوئے گوجرانوالہ بائی پاس تا کلومیٹر نمبر 1 سے 4 تک سڑک کی مرمت منظوری کے مراحل میں ہے جس کا تخمینہ لاگت 45.121 ملین روپے ہے۔ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں مرمت کا کام

جلد مکمل کر لیا جائے گا اور اسی طرح مدرسہ چٹھہ تا جلال پور چٹھہ سڑک کی لمبائی تقریباً 14.1 کلومیٹر اور چوڑائی 10 فٹ ہے جبکہ 5.5 کلومیٹر لمبائی ضلع گوجرانوالہ کی حدود میں آتی ہے اور منظوری کے مراحل میں ہے جس کی تخمینہ لاگت 23.976 ملین روپے ہے۔ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں مرمت کا کام جلد شروع کیا جائے گا۔

شیخوپورہ: انٹر چینج ہرن مینار

مرزاورکاں تا گرمولہ ورکاں سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*3014: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انٹر چینج ہرن مینار شیخوپورہ تا مرزاورکاں تا گرمولہ ورکاں سڑک کی تعمیر شروع ہوئی تھی؟

(ب) اس سڑک کی تعمیر کا منصوبہ کتنی مالیت کا ہے اس پر کب کام شروع ہوا تھا اور کب کام مکمل ہونا تھا؟

(ج) اس پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے کتنا کام مکمل ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(د) اس کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا ہے اب تک کتنا کام مکمل ہوا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر کی تحقیقات کروانے اور بقایا کام جلد از جلد مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ انٹر چینج ہرن مینار شیخوپورہ تا مرزا ورکاں گرمولہ ورکاں تا نوشہرہ ورکاں سڑک کی تعمیر 17-2016 میں شروع ہوئی تھی۔

(ب) اس سڑک کی تعمیر کا کل تخمینہ 250.471 ملین روپے تھا۔ اس سڑک کی تعمیر کا آغاز مورخہ 20.05.2017 کو ہوا تھا اور اس سڑک کی تعمیر کا کام مورخہ 19.02.2018 کو مکمل ہونا تھا۔

(ج) اس سڑک کی تعمیر پر اب تک 169.000 ملین خرچ ہو چکے ہیں۔ اس سڑک کی تعمیر کا کام تقریباً 75 فیصد مکمل ہو چکا ہے اور 25 فیصد بقایا ہے۔

(د) اس سڑک کے کام کا ٹھیکہ چٹھہ اینڈ برادرز کو دیا گیا ہے اور اس سڑک کی تعمیر کا کام تقریباً 75 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔

(ہ) اس سڑک کا تعمیر شدہ حصہ ٹریفک کے زیر استعمال ہے اور بہت اچھی حالت میں ہے اس پر تحقیقات کی ضرورت نہ ہے۔ اس سڑک کو مکمل کرنے کے لئے مزید 63.471 ملین فنڈز درکار ہیں جن کے ملنے کے بعد سڑک کی تعمیر کا باقی کام مکمل ہو جائے گا۔

جہلم: موضع نوگراں روڈ نالہ گھان کی پل
کے حفاظتی پشتہ کو ہٹا کر غیر قانونی راستہ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*3059: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جہلم کینٹ سے نالہ گھان موضع نوگران تحصیل جہلم تک پنڈ داد نخان روڈ پر تعینات سڑک کی مرمت و نگرانی کرنے والے محکمہ ہائی وے کے عملہ کے نام اور عہدہ جات بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ عملہ ایکسیئن آفس جہلم میں سڑک کی توڑ پھوڑ کی رپورٹ روزانہ ہفتہ وار یا ماہانہ جمع کرواتا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ریت اٹھانے والی فرموں نے اپنی سہولت کے لئے موضع نوگراں تحصیل و ضلع جہلم کے مقام پر نالہ گھان کے پل کے ایک حفاظتی پشتہ کے پتھر ہٹا کر اسے کاٹ کر غیر قانونی راستہ بنالیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ غیر قانونی راستہ پر آنے جانے کے لئے مذکورہ سڑک پر کٹ لگا کر راستہ بنایا گیا ہے جس سے پختہ سڑک انتہائی تیزی سے ٹوٹ رہی ہے؟

(ہ) کیا حکومت سرکاری پراپرٹی کو نقصان پہنچانے والے افراد کے خلاف کارروائی کرنے غیر قانونی راستہ بند کرکے اسے مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف)	ایگزیکٹو انجینئر، راولپنڈی	امجد خان
	سب ڈویژنل آفیسر جہلم	جاوید وڑائچ
	سب انجینئر جہلم	محسن علی
	ہائی وے انسپکٹر جہلم	راجہ امجد

(ب) فیلڈ سٹاف مع ایس ڈی او، اور سیز اور روڈ انسپکٹر، جہاں کوئی روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو اس کی رو پورٹ ایکسیئن آفس راولپنڈی گاہ بگاہ کرتے ہیں۔

(ج) یہ راستہ عرصہ دراز سے گھان نالہ سے ریت اٹھانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مزید بر آں کسی قسم کا حفاظتی پشتہ نہ توڑا گیا ہے اور نہ ہی کوئی غیر قانونی راستہ بنایا گیا ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ سڑک پر کسی قسم کا کٹ نہ لگایا گیا ہے اور نہ ہی کوئی غیر قانونی راستہ بنایا گیا ہے۔ مذکورہ راستہ پرائیویٹ زمین سے ہوتا ہوا سڑک پر آتا ہے جس سے سڑک کو کوئی نقصان نہ ہو رہا ہے۔

(ہ) جی ہاں! بالکل سرکاری املاک کا نقصان کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔ تاہم اس صورتحال میں سرکاری پراپرٹی کو کوئی نقصان نہ پہنچایا گیا ہے۔

رحیم یار خان: ٹلو روڈ صادق آباد کی تعمیر نو سے متعلقہ تفصیلات

*3386: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹلو روڈ صادق آباد ضلع رحیم یار خان کو کب بنایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ روڈ کی حالت اس وقت انتہائی خستہ ہے اور جگہ جگہ گڑھے پڑ چکے ہیں جس کی وجہ سے آئے روز حادثات رونما ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ روڈ کی از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ٹلور روڈ صادق آباد تقریباً 47 سال پہلے تعمیر کی گئی تھی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) مذکورہ روڈ کی مرمت کے لئے سات کلومیٹر کا ایسٹیمیٹ ہائی وے (کنسٹرکشن) ڈویژن رحیم یار خان کی طرف سے منظوری شوگر سیس کے تحت سکیم approve ہو چکی ہے۔ بقیہ 16.52 کلومیٹر حصہ کی مرمت کے لئے 153.626 ملین فنڈز درکار ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ روڈ کی مرمت کر دی جائے گی۔

اوکاڑہ: چوک حافظ لال تا چک

حافظ لال تحصیل دیپالپور سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***3503: چودھری اختر علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چوک حافظ لال تا چک حافظ لال تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ سڑک تعمیر کی گئی تھی یہ کس سال تعمیر کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک صوبائی محکمہ تعمیرات اوکاڑہ ڈویژن نے تعمیر کی تھی؟

(ج) کیا بھی یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک بری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور اس پر ٹریفک کا گزرنا محال ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی مرمت / بحالی کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چوک حافظ لال تا چک حافظ لال تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ سڑک کی تعمیر کی گئی تھی یہ سڑک مالی سال 96-1995 میں تعمیر کی گئی تھی۔

(ب) ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک صوبائی محکمہ مواصلات و تعمیرات اوکاڑہ نے تعمیر کی تھی۔

(ج) ہاں! یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(د) جی ہاں! حکومت مذکورہ سڑک کو مرمت کرنے کے لئے تیار ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

چنیوٹ: محکمہ ہائی وے پنجاب کے تحت
سڑکوں کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3553: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ کی حدود میں محکمہ ہائی وے پنجاب کے تحت کون کون سی سڑکیں ہیں ان کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع چنیوٹ کو مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مد وار فراہم کی گئی ہے؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ وار کام کر رہے ہیں کتنی اسامیاں کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(د) اس ضلع میں کس کس سڑک کی تعمیر / مرمت جاری ہے ان کے نام ان کی لمبائی اور ان کے لئے مختص بجٹ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ہ) اس ضلع میں حکومت کس کس پنجاب ہائی وے کی سڑک کی مرمت / تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) ضلع چنیوٹ کی حدود میں محکمہ ہائی وے پنجاب کے تحت سڑکوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع چنیوٹ کو مالی سال 20-2019 میں درجہ ذیل رقم مد وار فراہم کی گئی ہے۔

سیریل نمبر	Package	رقم (ملین روپے)
1۔	CDP	53.959
2۔	Sugercess	27.172
3۔	ADP	43.062
4۔	RAP-1	310.00
5۔	(Annual Repair)Grant-25	27.915
	ٹوٹل	462.108

(ج) ضلع چنیوٹ میں محکمہ ہائی وے میں کام کرنے والے ملازمین اور خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع چنیوٹ کی حدود میں محکمہ ہائی وے پنجاب کے زیر نگرانی سڑکات کی تعمیر / مرمت کے کام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع چنیوٹ میں حکومت درج ذیل پنجاب ہائی وے کی سڑکوں کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے۔

سیریل نمبر	نام سڑکات	Packageکانام	تخمینہ لاگت	ورک سٹیٹس
1	تعمیر ڈبل سڑک چنیوٹ سے پنڈی بھٹیاں روڈ	PPP-Mode	(M)10000	اپرووَل کے مراحل میں ہے
2	تعمیر ڈبل سڑک سرگودھا چنیوٹ فیصل آباد روڈ	PPP-Mode	(M)8000	اپرووَل کے مراحل میں ہے

نوٹ: مزید برآں آئندہ مالی سال 21-2020 میں فنڈز کی دستیابی اور ایمر جنسی کاموں کی نوعیت وضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے سڑکوں کی مرمت کے کام مکمل کئے جائیں گے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین: ملکوال میں
دریائے جہلم پر پلوں کی تعمیر اور لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*3562: **جناب گلریز افضل گوندل**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملکوال میں دریائے جہلم پر کہاں پر پل منظور کیا گیا ہے اس کی لاگت کیا ہے؟

(ب) اب تک اس پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے اور کس کس مد میں خرچ کی گئی ہے؟

(ج) کیا فزیبلٹی رپورٹ کے مطابق وکٹوریہ پل چک نظام اور موجودہ پل کی لاگت میں فرق ہے دونوں کی تفصیلات دی جائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ پل سیاسی بنیادوں پر تبدیل کیا گیا ہے اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پل کی منظوری محکمہ انہار کے ادارہ اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ(IRI)کی رپورٹ کے مطابق دریائے جہلم پر چک نظام کے 4.50 کلومیٹر upstream پر منظور ہوا۔ جس کی انتظامی منظوری کی لاگت 2998.040 ملین روپے ہے۔

(ب) اس پل پر اب تک کل رقم مبلغ 388.723 ملین روپے خرچ کی گئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1.	ایل ڈی اے کو mobilizaion ایڈوانس کی رقم	298.985 ملین روپے
2.	کنسلٹنٹ کی ادائیگی رقم	9.738 ملین روپے
3.	لینڈ ایکوزیشن کی رقم	80.000 ملین روپے
4.	کل رقم (مشترکہ)	388.723 ملین روپے

(ج) فزیبلٹی study کے مطابق وکٹوریہ برج اور الاٹیڈ پل میں کوئی قابل ذکر فرق نہیں۔

(د) موجودہ پل کی جگہ کا تعین محکمہ انہار کے غیر جانبدار بین اقوامی شہرت کے حامل ادارے اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ(IRI) نے مکمل model study کر کے کیا ہے۔ جس کا مقصد دریا کو رسول بیراج اور وکٹوریہ پل کے axis میں لاتے ہوئے دریا کو اپنی flood capacity پر بحال کرنا ہے

وزراء کے گھروں کی تزئین و آرائش پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***3610: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت اپنی کفایت شعاری مہم کو ایک طرف رکھتے ہوئے وزراء کو سرکاری گھروں کی تزئین و آرائش کی اجازت دے رہی ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزراء کے ان گھروں کے اخراجات جو کروڑوں روپے میں ہیں حکومت اس کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(ج) وزراء کے گھروں کی تزئین و آرائش پر اٹھنے والے اخراجات کا کل تخمینہ لاگت کتنا ہو گا یہ کب تک مکمل کئے جائیں گے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) قانون استحقاق کے مطابق صوبائی وزیر کو furnished گھر فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ سال 2019 میں دس گھروں کے لئے -/72,02,215 روپے فراہم کئے گئے تھے اور اتنی سی رقم سے انتہائی ضروری کام کئے گئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گزشتہ دس سال سے ان گھروں کے لئے کوئی خاطر خواہ رقم فراہم نہ کی گئی ہے۔ اور ان گھروں میں صرف بجلی، پانی، سیوریج سے متعلقہ کام ہی کئے گئے ہیں، وزراء کی جانب سے ان گھروں کی مناسب حد تک خصوصی مرمت وغیرہ کے کاموں کی ڈیمانڈ موجود ہے۔

(ج) وزاراء کے گھروں پر تزین و آرائش کا کوئی تخمینہ زیر غور نہیں ہے۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ تقریباً پانچ ماہ سے ایم پی اے ہاسٹل کی ٹیلیفون ایکسچینج بند پڑی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس حوالے سے پہلے بھی گزارش کی ہے چونکہ ہم نے مختلف دفاتر میں رابطہ کرنا ہوتا ہے لیکن ہمارا کوئی رابطہ نہیں ہو پاتا اور جب جاتے ہیں تو کورونا کی وجہ سے دفاتر میں کوئی نہیں ملتا۔ مہربانی فرما کر آپ حکم فرمائیں کہ ایکسچینج چالو کریں۔ کیا کہیں ٹیلیفون کے ذریعے تو کورونا نہیں پھیلتا؟ پلیز! ان سے کہیں کہ ایکسچینج چالو کریں۔

جناب چیئرمین: آپ کس ڈیپارٹمنٹ کی بات کر رہے ہیں؟

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! ایم پی اے ہاسٹل کی ٹیلیفون ایکسچینج بند پڑی ہے۔ آپ کا prerogative ہے کہ آپ خود ہی اس پر حکم دے سکتے ہیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرا تعلق سرگودھا سے ہے اور سرگودھا کی سٹون کرشنگ انڈسٹری سے پنجاب کے بہت سے علاقوں میں سٹونگ کرشنگ میٹریل سپلائی کیا جاتا ہے۔ وہاں کی پہاڑیوں سے تقریباً 6۔ارب روپے سالانہ پنجاب گورنمنٹ کو ریونیو آرہا ہے۔ سلانوالی سے 119 موڑ پل گیارہ سٹون کرشنگ انڈسٹری کی سڑک ہے یہ تین سالہ منصوبہ تھا یہ سڑک تقریباً two third مکمل ہو چکی ہے چونکہ آج مواصلات و تعمیرات کے سوالات کا دن تھا اس لئے میں منسٹر صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس سڑک کے لئے 1.5۔ارب روپے مختص کیا گیا تھا اور تین consulting firms کو checking کے لئے مقرر کیا گیا تھا لیکن two third کام ہونے کے بعد سڑک کی انتہائی مخدوش حالت ہے، بقیہ one third کے لئے پچھلے سال 15 کروڑ روپیہ رکھا گیا لیکن وہ پیسے lapse کر دیئے گئے۔

جناب سپیکر! اب اس سال کے بجٹ میں اتنی اہم سڑک جس سے پورے پنجاب میں construction material سپلائی ہو رہا ہے، وہاں کے زمینداروں کو بھی farms to market پہنچنے میں انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ جہاں سے پورے پنجاب کی ڈویلپمنٹ کے لئے material supply ہو رہا ہے اس سڑک کا خیال کریں اور اس کے لئے پیسے دے کر اسے مکمل کرائیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر18/219 شیخ علاؤالدین کی ہے جو پیش ہو چکی تھی۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب میاں محمود الرشید نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرے محکمہ سے متعلق تین تحاریک التوائے کار pending ہیں۔ میں انشاءاللہ تعالیٰ اگلے ہفتے منگل والے دن ان تینوں تحاریک التوائے کار کا جواب ایوان میں پیش کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ شیخ علاؤالدین کی تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر18/222 بھی شیخ علاؤالدین کی ہے اور یہ محکمہ اوقاف سے متعلق ہے۔ اس سے متعلقہ منسٹر ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر19/18 محترمہ راحیلہ نعیم کی ہے۔ یہ منسٹر ٹرانسپورٹ سے متعلقہ ہے۔ وہ بھی ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر19/71 چودھری اشرف علی کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار کا جواب میاں محمد اسلم اقبال کے محکمہ سے متعلق ہے۔ متعلقہ منسٹر ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر19/84 محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ یہ تحریک لتوائے کار فیاض الحسن چوہان کے محکمہ سے متعلق ہے۔ متعلقہ منسٹر ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/133 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ میاں محمود الرشید پہلے بتا چکے ہیں کہ وہ اگلے ہفتے

جواب دیں گے تو اس تحریک التوائے کار کو بھیpending کرتے ہیں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر19/246جناب محمد ارشد ملک کی ہے۔وزیر زراعت ملک نعمان احمد لنگڑیال نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔جی، منسٹر صاحب!

آلو کی قیمت مقرر نہ ہونے کی وجہ سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر زراعت(ملک نعمان احمد لنگڑیال):جناب سپیکر!معزز ممبر نے آلو کی فصل کے حوالے سے تحریک پیش کی تھی۔ پچھلے سال ہمارا تقریباًڈیڑھ لاکھ ٹن آلوexport ہوا تھا یعنی اس سے پہلے سال کی نسبت پچھلے سال ہمارے آلو کی پیداوار پچاس ہزار ٹن زیادہ ہوئی تھی۔اگر معزز ممبر اس پر کوئی بحث کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں لیکن پچھلے سال ہماری آلو کی فصل بہت اچھی ہوئی تھی۔

جناب چیئرمین:جناب محمد ارشد ملک!جب زراعت پر عام بحث ہوگی تو اس میں آپ بھی حصہ لے لیجئے گا۔آپ کی تحریک التوائے کار کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر19/332محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار محکمہ ایکسائز سے متعلق ہے۔ متعلقہ منسٹر ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کوpending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر19/479جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق ہے۔پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول جناب عادل پرویز نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھیpending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر19/805محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر تحفظ ماحول جناب محمد رضوان نے دینا ہے۔متعلقہ منسٹر صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھی pendingکرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/815جناب عبداللہ وڑائچ کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلق ہے۔وزیر ٹرانسپورٹ جناب محمد جہانزیب خان کھچی نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔متعلقہ منسٹر ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھیpending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار 19/816محترمہ خدیجہ

عمر کی ہے۔وزیر سکولز ایجوکیشن جناب مراد راس نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔ متعلقہ منسٹر ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/829 شیخ علاؤالدین کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب جناب فیاض الحسن چوہان یا پارلیمانی سیکرٹری جناب محمد ندیم قریشی نے دینا ہے۔متعلقہ منسٹر، پارلیمانی سیکرٹری ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/836 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق ہے۔جی، منسٹر صاحب!

ماموں کانجن شہر سے گزرنے والے سیم نالے کا پُل گرنے کا خدشہ

(---جاری)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے پہلے ہی اس بارے میں ہدایات جاری کر دی ہیں۔ جیسے ہی فنڈز آئیں گے تو انشاءاللہ اس کو priority دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروائی ہے کہ جب فنڈز آئیں گے تو اس کو priority دی جائے گی۔اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/837 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے اور یہ بھی محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق ہے۔جی، منسٹر صاحب!

سمندری سے کمالیہ اور سمندری سے ماموں کانجن کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار

(---جاری)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں اس بابت بھی یہی عرض کروں گا کہ جب فنڈز دستیاب ہوں گے تو پھر ہی ان سڑکوں کا کام کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر مواصلات و تعمیرات نے کہا ہے کہ فنڈز کی availability پر یہ کام کیا جائے گا۔اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 838/19 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے اور یہ بھی محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق ہے۔جی، منسٹر صاحب!

ظفر چوک سمندری سے گزرنے والی نہر پر از سر نو پل تعمیر کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار bridge سے متعلق ہے۔یہ کام بھی فنڈز کی availability پر ممکن ہو سکے گا۔

جناب چیئرمین: چلیں، ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 839 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔یہ میاں محمود الرشید کے محکمہ سے متعلق ہے۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر! میں اگلے ہفتے اس تحریک التوائے کار کا جواب دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کرتے ہیں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 861/19 سید علی حیدر گیلانی کی ہے۔جناب محمد بشارت راجہ نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار کل شام کو موصول ہوئی تھی اور ابھی تک اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا۔اس تحریک التوائے کار کا جواب ملتان سے آنا ہے لہٰذا تھوڑا سا وقت لگے گا۔مہربانی کر کے اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/870 محترمہ مہوش سلطانہ کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق ہے۔وزیر تحفظ ماحول جناب محمد رضوان اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/3 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔وزیر سکولز ایجوکیشن جناب مراد راس نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔متعلقہ وزیر صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/14 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔یہ تحریک التوائے کار محکمہ ہیلتھ سے متعلق ہے۔منسٹر ہیلتھ صاحبہ ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/44 جناب محمد وارث شاد، محترمہ عشرت اشرف اور چودھری افتخار حسین چھچھر کی طرف سے ہے۔یہ تحریک التوائے کار تین معزز ممبران کی طرف سے ہے۔یہ تحریک التوائے کار محکمہ زراعت سے متعلق ہے۔جی، منسٹر صاحب!

ٹڈی دل کا فصلات پر حملہ

(۔۔۔جاری)

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جب یہ تحریک پیش کی گئی تھی تو میں نے اس کا جواب عرض کر دیا تھا۔معزز ممبران کی انفارمیشن کے لئے میں دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کہ پچھلے ڈیڑھ سال سے ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے locust کو پورا کنٹرول کیا ہوا ہے۔بے شک یہ ایک خدائی آفت ہے اس کے باوجود ہمارے پاس ماشاءاللہ اتنے resources ہیں کہ ہم اس پر قابو پا سکیں۔اللہ کے فضل سے ہم نے بڑی محنت کر کے پورے پنجاب کو locust free کر دیا ہے۔چولستان کی طرف چند spots ایسے ہیں کہ جہاں پر ابھی تک locust موجود ہیں لیکن یہ علاقے بھی ہماری surveillance میں ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ کسانوں کی فصلوں کا نقصان نہ ہونے دیں اور اس میں ہم کامیاب ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ سے فصلوں کا نقصان ایک فیصد سے بھی کم ہوا ہے۔ مستقبل میں locust کے نقصان سے فصلوں کو بچانے کے حوالے سے ہم نے اپنا پورا بندوبست کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے افواج پاکستان، وفاقی حکومت، نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی اور محکمہ زراعت مل کر کام کر رہے ہیں۔ بنیادی طور پر یہ Department of Plant Protection کا subject ہے لیکن ہم سب صوبے اور دوسرے ادارے مل کر اس بابت کام کر رہے ہیں۔ صوبہ پنجاب میں اس کی نگرانی پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کر رہا ہے اور محکمہ زراعت بطور helping hand کام کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین: چونکہ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ اُسوہ آفتاب: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ I wants to ask something if you may allow me.

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ اُسوہ آفتاب: جناب سپیکر! یہ کہہ دینا کہ ہماری ذمہ داری نہیں اور یہ آسمانی آفت ہے کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔ آپ نے five million hectors رقبہ کو locust کے حوالے سے treat کرنا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہمیں فصل ربیع اور خریف دونوں چاہئیں اور ان کی بہتر پیداوار کے لئے حکومت کو پہلے سے پلاننگ کرنی چاہئے۔ یہ صرف اور صرف آسمانی آفت کا معاملہ نہیں رہتا۔ جب ہم straight down نہیں چلتے اور جب چیزیں ہمیں hit کر جاتی ہیں تو پھر اس کے بعد ہم بیٹھ کر بات چیت اور سوچ بچار کرتے ہیں۔ ہم forecasting کیوں نہیں کر سکتے؟

جناب چیئرمین: جی، تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 68/20 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی ہے۔ جی، وزیر قانون!

صحافی کالونی ہربنس پورہ لاہور میں بااثر افراد کی قبضہ کی کوشش

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ صحافیوں کے لئے جو ہاؤسنگ سوسائٹی بنائی گئی وہاں پر کچھ مسائل درپیش آرہے تھے۔ اس وقت پریس کلب کے جو صدر ہیں ان کے ساتھ ہمارا رابطہ ہے۔ اس حوالے سے ان کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے اور حکومت کی side پر بھی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! ہم صحافی کالونی کے تمام issues کو resolve کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ اس کمیٹی کی پانچ یا چھ meetings ہو چکی ہیں اور یہ سارے issues اس کمیٹی میں زیر بحث آتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے باوجود میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ specifically جن دو تین پلاٹوں پر قبضے کے حوالے سے بات کی گئی ہے اور جن لوگوں نے یہاں پر ناجائز قبضہ کرنے کی کوشش کی ہے ان کے خلاف انشاءاللہ تعالیٰ کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر! یہ بات پہلے ہی ہمارے نوٹس میں ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اب صحافی کالونی میں کسی کو قبضہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہماری حکومت چاہتی ہے کہ جن صحافی بھائیوں کو اس سوسائٹی میں پلاٹ الاٹ ہوئے ہیں انہی کا قبضہ رہے اور یہ سوسائٹی جس مقصد کے لئے بنائی گئی تھی اس سے ہمارے صحافی بھائی مستفید بھی ہو سکیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/88 سید حسن مرتضیٰ، سید علی حیدر گیلانی کی ہے۔ وزیر متعلقہ ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/194 بھی سید حسن مرتضیٰ کی ہے اور یہ تحریک التوائے کار محکمہ ہیلتھ سے متعلقہ ہے منسٹر ہیلتھ صاحبہ ایوان موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/240 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر قانون نے دینا ہے۔ جی، وزیر قانون!

ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن میں سیوریج کی صفائی کے لئے مشینری کی عدم دستیابی

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی ایک similar تحریک التوائے کار جناب محمد صفدر شاکر کی طرف سے دی گئی تھی جس میں انہوں نے اپنے حلقے میں combine sever section and injecting unit کے لئے مشینری کی فراہمی کا مطالبہ کیا تھا تو ہم نے اُس وقت بھی یہ گزارش کی تھی کہ چونکہ یہ معاملہ وہاں کی لوکل کونسل سے متعلقہ ہے لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اب ایک نیا نظام آیا ہے اُس نظام کے تحت سیوریج اور صفائی کا کام جس بھی محکمہ کو دیا جائے گا اُس کو باقاعدہ direction دی جائے گی کہ وہ اس مسئلے کو دیکھیں لیکن اُس وقت چونکہ وہاں میونسپلٹی تھی انہوں نے کہا تھا کہ یہاں پر یہ مشینری فراہم کی جائے لیکن اب چونکہ میونسپلٹی کا set up ختم ہو چکا ہے تو یہ تحریک ویسے ہی infractions ہو جاتی ہے لیکن جو نیا نظام آئے گا اُس کے تحت انشاء اللہ تعالیٰ صفائی کے بہتر انتظامات کے لئے ہدایت کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/307 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو منسٹر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میاں محمود الرشید سے متعلقہ ہے۔ منسٹر صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/308 سید حسن مرتضیٰ کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار بھی لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر ایک وزیر نہیں آتا تو آپ pending کر دیتے ہیں اور اگر کسی اسمبلی بزنس کا mover نہیں آتا تو آپ dispose of کر دیتے ہیں۔ یہ زیادتی ہے آپ ان سے پوچھیں تو سہی کہ یہ تحاریک کوئی ساتویں دفعہ pending ہو رہی ہیں اگر ہیلتھ منسٹر صاحبہ ان تحاریک کا جواب نہیں دے سکتیں یا یہاں نہیں آ سکتیں تو آپ یہ ذمہ داری کسی اور کو سونپ دیں۔

یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ہیلتھ منسٹر صاحبہ آئی نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔ منسٹر صاحبہ کہاں گئی ہیں اُنہیں کون سا ایسا ضروری کام ہے؟

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! جو تحاریک التوائے کار pending ہو رہی ہیں وہ تحاریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہیں جو تحاریک التوائے کار نہیں پڑھی گئیں وہ ہم movers سے پڑھا رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہیلتھ منسٹر صاحبہ یہاں ایوان میں تشریف لایا کریں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! اگر ہیلتھ منسٹر صاحبہ ایوان میں موجود نہیں ہیں تو یہاں اُن کا پارلیمانی سیکرٹری ہے اُن کی ڈیوٹی ہے کہ وہ تحاریک التوائے کار کا جواب دیں۔

جناب چیئرمین: اگر وزیر متعلقہ اور پارلیمانی سیکرٹری دونوں موجود نہیں ہیں تو آپ کے پاس اُس کا کیا solution ہے؟

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! Chair بلا سکتی ہے کہ آپ کا بزنس ہے آپ ایوان میں تشریف لے آئیں۔

جناب چیئرمین: آپ نے initially فرمایا ہے کہ آپ تحاریک التوائے کار پڑھا کر pending کریں۔ جو تحاریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہیں اور متعلقہ وزیر ایوان میں موجود نہیں ہیں تو اُن کا کیا کریں؟ آپ مجھے بتا دیں جیسے کہیں گے میں ویسے ہی کر لوں گا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ فرمائیں کہ فلاں اجلاس میں یہ تحریک التوائے کار پڑھی گئی تھی اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا تو کل اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا ضروری ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے انشاء اللہ ایسا ہی کریں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 309/20 سید حسن مرتضیٰ کی ہے۔ جی، اسے پڑھیں۔

سرکاری اراضی کو مزارعین سے واپس لے کر دوبارہ نیلامی میں دینے سے الاٹیوں کو پریشانی کا سامنا

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب، کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے ایک نوٹیفکیشن نمبر 2016-2019/753-CL(1) مورخہ 2019-09-13 کو جاری کیا ہے، جس کی خبر روزنامہ "آواز" مورخہ 2020-06-27 اور روزنامہ "اوصاف" مورخہ 2020-06-29 میں چھپی ہے جس کے تحت ممنوعہ زون کے اندر واقع سرکاری اراضی کو مزارعین سے 2020-06-30 کو واپس لے کر دوبارہ نیلامی میں دی جارہی ہے۔ اس وقت پورے ملک میں کورونا کی لہر زوروشور سے جاری ہے جس کی وجہ سے دفاتر میں روانی سے کام نہیں ہوسکتے۔

جناب سپیکر! دوسری طرف ملک میں ٹڈی دَل کے حملوں کی وجہ سے کسان ویسے ہی بدحالی کا شکار ہے جس کی وجہ سے اس وقت سرکاری زمین واپس لے کر ان کو دوبارہ نیلامی میں دینا کسی طور پر مناسب نہیں۔ ٹڈی دَل کی وجہ سے پیداوار میں نمایاں کمی ہوئی ہے جس کی وجہ سے کسان دوبارہ نیلامی لینے کے قابل نہیں رہے، دوبارہ نیلامی کی بجائے اس کی تین سال کے لئے توسیع کی جانی مناسب ہے۔

جناب سپیکر! اس نوٹیفکیشن کی وجہ سے عارضی کاشت کے الاٹیوں میں شدید تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: سید غضنفر عباس شاہ موجود ہیں؟ وزیر متعلقہ اور پارلیمانی سیکرٹری بھی موجود نہیں ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر وزیر موصوف اور پارلیمانی سیکرٹری موجود نہیں ہیں تو اپنی اس تحریک التوائے کار کا جواب میں خود دے دیتا ہوں یا پھر Chief Whip اس تحریک التوائے کار کا جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے کل تک اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا چاہئے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے کہ متعلقہ وزیر اور پارلیمانی سیکرٹری موجود نہیں ہیں تو میری یہ تحریک التوائے کار pending ہی ہونی ہے۔

جناب سپیکر! میری عرض ہے کہ آپ کم از کم اس سرکاری اراضی کی نیلامی ہی روک دیں۔ پورے پنجاب کے اندر جو آدمی 20/15 سال سے حکومت کو پیسے دے کر ایک زمین کاشت کر رہا ہے اور زیادہ تر جگہوں پر اُن لوگوں نے خود زمینیں آباد کی ہیں تو اُس آباد کار کو اُٹھا کر وہ زمین کسی اور کو دے دینا زیادتی ہے۔ جس وقت تک اس پر کوئی فیصلہ نہیں ہوتا تب تک کم از کم اُس زمین کی نیلامی تو روک دی جائے وہ نیلامی ایک ہفتہ کے لئے pending ہو جائے تو اُس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو سوموار تک کے لئے pending کر دیں۔ اگر سوموار کو وزیر موصوف تشریف لے آئے تو ٹھیک ہے وگرنہ میں اس تحریک التوائے کار کا جواب دے دوں گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گورنمنٹ کے محکمے اپنے رولز خود بناتے ہیں اگر ایک سیکرٹری زمین کی نیلامی کر سکتا ہے تو وہ نیلامی کو pending بھی کر سکتا ہے کیونکہ حکومت کو تو اس کا پتا ہی نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ کی تحریک التوائے کار سوموار تک pending ہو رہی ہے اور سوموار کچھ زیادہ دُور نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! انشاءاللہ ہم سوموار کو اس کا حل نکال لیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب چیئرمین: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل گورنمنٹ بزنس ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2020

MR CHAIRMAN: Minister for Law and Parliamentary Affairs may introduce the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Gender Mainstreaming for report within two months.

بحث

زراعت و خوراک پر عام بحث

جناب چیئرمین: اب ایگریکلچر و خوراک پر بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا تاہم جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنا نام مجھے بھجوا دیں۔

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ صبا صادق پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گی میں ہاؤس میں ایک بڑے اہم issue کے اوپر بات کرنا چاہ رہی ہوں اور میرے بھائی وزیر قانون بھی یہاں پر تشریف فرما ہیں۔

جناب سپیکر! یہ مفاد عامہ کی بات ہے۔ میں کل اسمبلی کی عمارت میں ہی تھی کہ مجھے ایک کال آئی۔ جس شخص نے مجھے کال کی تھی وہ مجھ سے میرے اکاؤنٹس کے ڈیٹا کی کنفرمیشن کے لئے insist کرتا رہا اور pressurize کرتا رہا۔ وہ یہ ظاہر کر رہا تھا کہ وہ آپ کے بنک کی helpline سے بات کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس وقت اپوزیشن چیمبر میں تھی تو میں لائبریری میں آگئی کہ میں آرام سے بات کروں۔ ان کے پاس میرے سارے اکاؤنٹس کا ڈیٹا تھا۔ مجھے شک ہوا اور میں نے ان کو اپنا ڈیٹا دینے سے انکار کیا۔ اس کے بعد اس نے مجھے فون پر دھمکانا شروع کیا کہ ہم آپ کے اکاؤنٹس کو ایسے کر دیں گے اور ویسے کر دیں گے۔ اس وقت سائبر کرائمز کے واقعات بڑھ گئے ہیں۔ اگر پڑھی لکھی کمیونٹی کا ڈیٹا ایسے لوگوں کے پاس موجود ہو گا تو پھر باقی عوام کے پاس تو یہ access ہی نہیں ہے کہ وہ قانونی طور پر اپنے لئے دادرسی کرا سکیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے حکومت پنجاب سے اور ایسے قانون نافذ کرنے والے اداروں سے جو سائبر کرائمز کو deal کر رہے ہیں ان سے درخواست کروں گی کہ ایسے معاملات کو دیکھیں۔ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ بھی یہاں بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان سے درخواست کروں گی کہ یہ صرف ایک ممبر کا معاملہ نہیں ہے۔ مجھے بہت سے ممبران نے بتایا ہے کہ اکثر انہیں بھی کالز آتی ہیں اور انہوں نے ڈیٹا لینے کی کوشش کی ہے۔ ہمارا ملک ابھی ترقی یافتہ ملک نہیں ہے ابھی ہم ترقی کے مراحل میں ہیں کچھ چیزیں مفاد عامہ کے لئے ہوتی ہیں ان پر ہمیں بڑی سنجیدگی سے بات کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کروں گی کہ وہ ممالک جیسے جرمنی ہے تو پچھلے سال جرمنی میں تمام پارلیمنٹیرنز کا ڈیٹا hack کر لیا گیا تھا۔ وہاں پر یہ issue بہت highlighted رہا۔ امریکہ میں کل بہت بڑی بڑی personalities کا ڈیٹا hack ہوا ہے۔ ان کے سکیورٹی codes بھی تھے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کروں گی کہ خدانخواستہ کسی کا بھی نقصان ہو۔ اس پر میں جناب محمد بشارت راجہ سے کہوں گی کہ آپ خدا کے واسطے ایف آئی اے اور جو ادارے سائبر کرائمز کو deal کر رہے ہیں وہ فوراً ایسے لوگوں کے خلاف ایکشن لیں کیونکہ یہ معاملہ ممبران اسمبلی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عوام تو ضرور اس فراڈ کا شکار ہو رہے ہوں گے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ آپ کی بات ریکارڈ ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ جناب محمد بشارت راجہ اس کو look after کریں گے۔ اب وزیر زراعت آج کی بحث کو شروع کرنے کے لئے تحریک پیش کریں گے۔ جی، وزیر زراعت!

MINISTER FOR AGRICULTURE(Malik Nauman Ahmad Langrial): Mr Speaker! I move for General Discussion on Agriculture and food.

جناب چیئرمین: اب رانا محمد اقبال خان بحث کا آغاز کریں گے۔ جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں بات تو پہلے بھی کر چکا ہوں لیکن کچھ باتیں ایسی ہیں جو کرنی پڑتی ہیں کیونکہ ہمارا ملک زرعی ملک ہے۔ زراعت کو ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ ایک زرعی ملک میں کسان کا بُرا حال ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے زراعت پر بحث کا آغاز کیا ہے اور وزیر زراعت میرے برخوردار اور بھتیجے ہیں۔ میں ان سے یہی کہوں گا کہ یہ کسانوں کا خیال کریں۔ ہم نے 5 روپے 35 پیسے فی یونٹ کسان کو رعایت دی تھی اور 100۔ ارب روپے کی کسان کو سبسڈی دی تھی لیکن آج آپ نے اتنی جلدی اس میں -/10 روپے کا اضافہ کر دیا ہے جو افسوس کی بات ہے۔ ضلع راجن پور میں تین لاکھ 54 ہزار ایکڑ پر کپاس کاشت کی گئی اور ایک لاکھ 60 ہزار ایکڑ پر ایک مکھی نے حملہ کیا جس کی وجہ سے نقصان ہو رہا ہے۔ ہم اس کو کنٹرول نہیں کر سکے۔ ہماری ریسرچ کا یہ عالم ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے برخودار سے بھی کہوں گا کہ ٹڈی دل جو افریقہ سے آ رہی ہے اس کا حملہ میرے خیال میں آپ کے ساتھ والے ضلع پر ہوا تھا آپ اسے کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہے ہیں۔ وفاقی حکومت اقدامات کر رہی ہے لیکن پنجاب حکومت اس حوالے سے کیا کام کر رہی ہے اس سے بھی آگاہ کیجئے گا۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا کیونکہ اس دن میں نے ساری باتیں کر لی تھیں۔

جناب سپیکر! میں ایک بات اور بھی کروں گا کہ پہلے ہم اللہ کے فضل سے دودھ کے معاملے میں دنیا میں چوتھے نمبر پر تھے اور اب موجودہ حالات میں، میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہاں زیادہ لوگ شکایت یہ کرتے ہیں کہ دودھ میں بہت ملاوٹ ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ تجربانی ٹیم کے ذریعے ان چیزوں کو کنٹرول کیجئے اور اس ملک کے کسان کو خوشحال کریں اور پاکستان کے عوام کو بھی خوشحال کریں۔ پاکستان میں اس وقت مزدور کو مزدوری مل رہی ہے اور نہ فیکٹریاں چل رہی ہیں اور بہت پریشانی کا عالم ہے۔ جیسے پنجابی میں کہتے ہیں کہ "ڈِھڈ نہ پئیاں روٹیاں تے سبھے گلاں کھوٹیاں" آج لوگوں کو آٹا بہت مہنگا مل رہا ہے۔ آپ کچھ بتا رہے ہیں لیکن بازار میں اس کا ریٹ کچھ اور ہے۔ آپ مہربانی کریں اور جس ریٹ پر آپ نے گندم خریدی ہے آج اس کی قیمت کہاں تک پہنچ گئی ہے۔ آج -/1800 روپے سے -/2000 روپے تک فی من گندم کا ریٹ جا رہا ہے۔ آج کسان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ دو بلین ڈالرز کی کپاس بر آمد کی جاتی تھی لیکن آج اس میں بہت کمی واقعہ ہو چکی ہے۔ ان چیزوں کا خیال کیجئے۔ اس کے علاوہ گنے کے کاشتکاروں پر بھی ذرا خصوصی مہربانی فرمائیں کیونکہ جو لوگ آپ کو بتا رہے ہیں کہ -/180 روپے ریٹ دیا جا رہا ہے تو یہ نہیں مل رہا بلکہ کاشتکار کو -/157 روپے سے -/160 روپے تک ریٹ ملا ہے اور راستے میں ان پر کئی cut لگتے ہیں پتا نہیں کیا کیا cut لگتے ہیں۔ آپ ان چیزوں کو کنٹرول کیجئے اور اپنے انتظامات اچھے کیجئے اور اس ملک کو خوشحالی کی طرف لے کر جائیں۔ اس ملک پاکستان کی ترقی اور خوشحالی میں ہماری قوم کی عزت بھی ہے اور اس قوم کو ہم نے واقعی حقیقی طور پر پاکستانی قوم بنانا ہے تو اس کے لئے میرے بھائی تھوڑی سی نقل بھی کر لیں کہ پچھلی حکومت کسانوں کو کیا دیتی رہی ہے اور آپ کے دور میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں تو آپ سے یہ کہوں گا کہ فی یونٹ بجلی کا ریٹ -/800 سے -/1000 روپے کر دیں تو اس میں کسان کی بھی بچت ہو گی اور آپ کو بھی پورے بل ملیں گے۔ آپ دیکھیں کہ دس والی موٹر والا بندہ اپنا بل لے کر پھرتا ہے کسی کا بیس ہزار اور کسی کا 35 ہزار بل ہوتا ہے۔ اس طرح اس قوم کے کاشتکاروں کے ساتھ بہت زیادتی ہو رہی ہے۔ یہ دیکھتے ہیں کہ ہم بوسکی کے سوٹ پہن کر آجاتے ہیں تو آپ سمجھتے ہیں کہ پتا نہیں یہ کتنے امیر لوگ ہیں لیکن یہ نہیں پتا کہ یہ لوگ بنکوں کے کتنے مقروض ہیں۔ بنک کسانوں سے بھی 17 فیصد سود لیتا ہے لہٰذا اس کو بھی ٹھیک کیجئے۔ حکومتی اور اپوزیشن بنچوں پر کاشتکار بیٹھے ہیں اس لئے کسانوں کا خصوصی خیال کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس ملک کو ترقی، خوشحالی اور استحکام بخشے۔ آپ اور ہم سب کو مل کر اس ملک، کسان اور غریب آدمی کی بہتری کے لئے سوچنا چاہئے۔ اللہ حافظ۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عائشہ اقبال!

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے ایوان کا قیمتی وقت مجھے دیا۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے پنجاب کی سونا اُگلتی زمینیں ہیں۔ ہر شہر کے باہر زرعی رقبے پر سوسائٹیاں بن گئی ہیں اور 50 فیصد سوسائٹیاں خالی پڑی ہیں۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے درخواست کروں گی کہ کوئی ایسا ایکٹ لے کر آئیں کہ جن سوسائٹیوں کے اندر خالی پلاٹس پڑے ہوئے ہیں وہاں پر لوگ فصل یا پھل کاشت کریں مزید اُن کو پابند کیا جائے کہ شہروں میں سوسائٹیوں کے نام پر زرعی رقبوں کو مت چھیڑا جائے۔ ایک وقت تھا جب ہم راولپنڈی سے لاہور جی ٹی روڈ پر سفر کرتے تھے تو ہر طرف کھیت ہی کھیت نظر آتے تھے لیکن اب کھیت نہیں بلکہ صرف سوسائٹیاں نظر آتی ہیں۔ خدارا ہماری سونا اُگلتی زمین کو بچایا جائے کیونکہ لاہور کے گرد و نواح میں زرعی زمینیں سوسائٹیوں کے نام پر خالی پڑی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی trend آگیا ہے کہ ہر امیر آدمی نے کم از کم بیس کنال پر فارم ہاؤس ضرور بنانا ہے جو زرعی زمینوں پر ہی بناتے ہیں۔ یہ زرعی زمینیں قیمتی تھیں جو ہمیں خوراک دیتی تھیں۔ اب ہماری آبادی بھی بڑھ رہی ہے اس لئے ہمارے پاس اب ایک ہی solution ہے کہ ہم آبادی

کو بھی کنٹرول کریں اور زرعی پیداوار بڑھائیں۔ جب تک ہم اس طرح کے step نہیں اٹھائیں گے تب تک کوئی حل نہیں نکلے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد جاوید!

جناب محمد ارشد جاوید: جناب سپیکر! مجھے وقت دینے کا شکریہ۔ یہاں ایگریکلچر منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں اس لئے میں سب سے پہلے یہ گزارش کروں گا کہ اس سال زراعت کا جو بجٹ رکھا گیا ہے میرے خیال میں وہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ کپاس کا سیزن شروع ہے لیکن کاشتکار کی حالت بہت بُری ہے۔ بیج کے issue کی وجہ سے کاشتکار کو تین تین دفعہ کپاس کاشت کرنی پڑی ہے لہٰذا بتائیں کہ بے چارے کاشتکار کا کتنا خرچہ بڑھ گیا ہوگا۔ مارکیٹ میں انتہائی ناقص بیج آیا جس کا کوئی check and balance نہیں تھا اور اس کی وجہ سے جو پیداوار آئے گی اُس کی حالت ایسی ہوگی کہ چورن ہوگا۔ اب کپاس کی ہزارہا قسمیں کھیت میں کاشت ہو چکی ہیں اور تین بار بیج کاشت کرنے کی وجہ سے زمیندار کا خرچہ تقریباً تین سے چار گنا بڑھ گیا ہے۔

جناب سپیکر! اب pesticides کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں لیکن ان کی availability کی حالت یہ ہے کہ ابھی سے ہمیں کمپنیوں کی طرف سے کہا جا رہا ہے کہ ادویات اپنی reserve کروالیں کیونکہ مارکیٹ میں ادویات نہیں ملیں گی۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کے لئے فوری طور پر بہتر انتظام کیا جائے تاکہ زمیندار کو اپنی مقدار کے مطابق مارکیٹ میں pesticides available ہوں۔ ایک اہم مسئلہ نہری پانی کی تقسیم اور ترسیل کا ہے جبکہ محکمہ زراعت کی محکمہ آبپاشی کے ساتھ coordination بھی زیرو ہے۔

جناب سپیکر! اس سیزن میں آج بھی میرے حلقے میں نہریں وارابندی پر چل رہی ہیں جبکہ دریاؤں میں پانی وافر مقدار میں ہے۔ یہ شرم کی بات ہے کہ ہمارا پانی نیچے سمندر میں جا رہا ہے کیونکہ اس کی تقسیم اور ترسیل درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ محکمہ زراعت اور آبپاشی کی آپس میں کوآرڈینیشن ہونی چاہئے بلکہ میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ نہروں کی maintenance صرف محکمہ آبپاشی کے حوالے کی جائے۔ اب نہروں پر کوئی بیلدار کام نہیں کر رہا بلکہ ایک بندہ بھی نہر پر دیکھنے کو نہیں ملے گا جس کے پاس کوئی سامان ہو۔ بیلداروں کو سوائے دانے اکٹھے کرنے، اپنی monthly اکٹھی کرنے اور نہروں پر ٹیوب ویل لگوانے کے کوئی اور کام نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ نہری پانی کی تقسیم اور ترسیل محکمہ زراعت کے حوالے کی جائے جبکہ نہروں کی maintenance اور lining وغیرہ محکمہ آبپاشی کے حوالے کی جائے۔ اب ہوتا یہ ہے کہ محکمہ آبپاشی کے افسران ہمیں اُس سیزن میں پانی بے تحاشا دیتے ہیں جس وقت ہمیں ضرورت نہیں ہوتی لیکن اگر محکمہ زراعت اور محکمہ آبپاشی کی کوآرڈینیشن ہو تو جن علاقوں میں پانی کی ضرورت ہو وہاں نہریں چلائی جائیں اور جن علاقوں میں پانی کی ضرورت نہ ہو وہاں بند کر دی جائیں۔

جناب سپیکر! اِن دونوں محکموں کی آپس میں کوآرڈینیشن نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنی روٹین کے مطابق نہریں چلا رہے ہیں چاہے پانی ضائع جائے یا سیم نالے میں چھوڑنا پڑے لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس مسئلے پر غور کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ایک اہم issue گنے کا ہے جس پر رانا محمد اقبال خان نے بھی بات کی ہے۔ آپ بھی اُس علاقے کے زمیندار ہیں جہاں پر چھ شوگر ملیں ہیں۔ اس سال شوگر مل والے برملا کہتے ہیں کہ حکومت نے ہمارے ساتھ جو کیا ہے ہم اس سال زمیندار کو بتائیں گے کہ اُن کے ساتھ کیا کرنا ہے۔ شوگر مل والوں کا اس سال پروگرام یہ ہے کہ ہم دیر سے ملیں چلائیں گے تب زمیندار ٹرالیوں پر جلوس نکال کر اسمبلی کا گھیراؤ کریں گے پھر ہم اپنی من مانی سے کٹوتیاں کریں گے اور اپنی مرضی کا ریٹ منوائیں گے۔

جناب سپیکر! پچھلے سال گورنمنٹ کا گنے کا cost of production ریٹ -/193 روپے فی من تھا۔ منسٹر صاحب میرے ساتھ بیٹھ جائیں تو میں یہ ثابت کروں گا کہ گورنمنٹ کے مطابق -/193 روپے قیمت بنتی تھی لیکن ہمیں -/190 روپے کا کہہ کر اس میں بھی کٹوتی کی گئی۔

چینی -/52 روپے تھی جو اس وقت -/80، -/85 روپے میں مل رہی ہے بلکہ آپ کے ضلع میں چینی میسر ہی نہیں ہے یعنی شوگر مل والے اتنا زیادہ منافع کماتے ہیں۔

جناب سپیکر! مالکان ایک شوگر مل سے دوسری شوگر مل لگا لیتے ہیں لیکن میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر بے چارے زمیندار کا بچہ بیمار ہو جائے تو وہ ایک دن کی روٹی بند کر کے دوائی لے کر آتا ہے اور اگر وہ روٹی کھالے تو بچے کی دوائی کے لئے اُس کے پاس پیسے نہیں ہوتے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس کا ابھی سے حل سوچا جائے ورنہ زمیندار مر جائے گا۔ خدا کے واسطے اس ملک میں زراعت کو بچالیں کیونکہ یہ ملک صرف اور صرف زراعت کی بنیاد پر کھڑا ہے۔

جناب سپیکر! آپ پچھلے تمام سالوں کی GDP دیکھ لیں بلکہ اس گورنمنٹ کی دو سالوں کی GDP دیکھ لیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ اس ملک کو صرف اور صرف زراعت نے سپورٹ کیا ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ شوگر ملوں کے حوالے سے ابھی سے کوئی پالیسی بنائیں اور اُن سے کہیں کہ فلاں تاریخ کو ملیں چلانی ہیں لیکن اگر انہوں نے شوگر ملیں وقت پر نہ چلائیں تو زمیندار مر جائے گا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے دست بستہ یہ گزارش ہے کہ اس کے لئے قانون سازی کی جائے اور شوگر ملوں کو پابند کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ pesticides کی کوالٹی کنٹرول کا issue بھی بہت زیادہ ہے لہٰذا اس کے لئے پالیسی وضع کی جائے کیونکہ وہاں پر کوئی پالیسی نہیں ہے۔ پہلے محکمہ زراعت اس کو کنٹرول کرتا تھا لیکن اس کو روک دیا گیا تھا۔ اب آپ نے bell بجادی ہے اس لئے میں پہلے ہی بیٹھ جاؤں تو بہتر ہے لیکن میری تین چار گزارشات ہیں ان پر غور کیا جائے اور خدا کے لئے زراعت اور زمیندار کو بچایا جائے۔ بہت شکریہ

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

MR CHAIRMAN: Now Chairman PAC-II may move his motion.

حکومت پنجاب کے حسابات اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ پر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

SYED YAWAR ABBAS BUKHARI: Mr Speaker! I move:

"That the time limit for submission of the Reports of Public Accounts Committee No. 2 on the Accounts of the Government of Punjab and Reports of Auditor General of Pakistan which had been referred to it during May 2019, may be extended for one year.

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That the time limit for submission of the Reports of Public Accounts Committee No. 2 on the Accounts of the Government of Punjab and Reports of Auditor General of Pakistan which had been referred to it during May 2019, may be extended for one year."

Now, the question is:

"That the time limit for submission of the Reports of Public Accounts Committee No. 2 on the Accounts of the Government of Punjab and Reports of Auditor General of Pakistan which had been referred to it during May 2019, may be extended for one year."

(The motion is carried)

زراعت وخوراک پر عام بحث

(---جاری)

جناب چیئرمین: جناب قاسم خان لنگاہ!---موجود نہیں ہیں۔ سید حسن مرتضٰی!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! شکریہ۔ بڑی تفصیل کے ساتھ رانا محمد اقبال خان نے بھی بات کی اور دیگر ساتھیوں نے بھی بات کی۔ ہماری زراعت واقعی ایک قابل رحم حالت میں ہے جس پر ہمیں سوچنا بھی چاہئے کیونکہ ہماری agro based economy ہے لیکن ہم زراعت کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ ایک پاکستان میں ایک ہی قسم کے قانون و اصول ہونے چاہئیں لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک کے اندر کاشتکاروں کے لئے الگ سے قوانین ہیں جبکہ ہمارے سرمایہ دار اور بزنس مین کے لئے الگ سے قوانین ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش اپنے بھائی وزیر زراعت سے ہے کہ زراعت کے حوالے سے جب بھی کوئی پالیسیاں بننے لگیں تو اس وقت کم از کم stakeholders کو بھی شامل کر لیا کریں تاکہ وہ اپنے مسائل سے آگاہ کر سکیں۔ جو لوگ ہماری پالیسیاں بناتے ہیں انہیں ہمارے مسائل کا کوئی علم نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سے humble سی request کروں گا کہ ہم ہر سال جب گندم کی کاشت اور برداشت کا وقت آتا ہے تو اس سے پہلے اسمبلی کے اندر کم از کم میں تو ضرور عرض کرتا ہوں کہ آج اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہماری گندم بہتر ہو تو ہمیں قبل از وقت sowing season میں اس کی سپورٹ پرائس announce کرنی چاہئے تاکہ کسان زیادہ گندم کاشت کریں۔ جس ریٹ یعنی -/1300 یا -/1400 روپے فی من کے حساب سے گندم آپ خریدتے ہیں اس ریٹ پر کاشتکاروں کو کچھ نہیں بچتا جس کی اپنی زمین ہے اسے تو چار پیسے بچ جاتے ہیں لیکن جو بے چارے کاشتکار، ہاری اور ٹھیکہ پر زمینیں کاشت کرتے ہیں انہیں گندم کی فصل میں کوئی چیز نہیں بچتی بلکہ انہیں نقصان ہوتا ہے کیونکہ زمین کا ٹھیکہ نکالا جائے، فصل کے لئے pesticides، فرٹیلائزر اور seed جس حالت میں اور جس ریٹ پر ہمیں ملتا ہے اور جو ملتا ہے اس کی کوالٹی کیا ہوتی ہے یہ ایک کاشتکار ہی جانتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ چیزیں ہمیں قبل از وقت sowing season میں کرنی چاہئیں اور سپورٹ پرائس دینی چاہیے تاکہ کسان گندم کی کاشت کی طرف جائیں۔ اب گندم کی بجائے میرے ضلع میں کسان تربوز کی کاشت کی طرف چلے گئے ہیں کیونکہ یہ تین مہینے کی فصل ہے جس کے لئے ٹھیکہ بھی بڑا معقول ملتا ہے۔ پچاس پچاس اور ساٹھ ساٹھ ہزار روپے ٹھیکہ مل جاتا ہے اور اگر خود بھی کرے اور فصل کا اچھا سیزن لگ جائے تو لاکھوں میں معاملہ چلا جاتا ہے اس لئے لوگ گندم کی کاشت سے پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے گندم کی پیداوار میں کمی ہوتی جا رہی ہے۔ جو ملک گندم produce کر کے export کرنے والے ممالک میں تھا آج وہ import کی پوزیشن میں آیا ہوا ہے۔ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ اب ہمیں گندم امپورٹ کرنی پڑے گی۔

جناب سپیکر! جب گندم کی خرید کا وقت تھا اور خریداری ہو رہی تھی تو وہ خریداری نہیں تھی بلکہ چھینا جھپٹی ہو رہی تھی کیونکہ کاشتکار کے گھروں سے زبردستی گندم نکلوائی جا رہی تھی اور چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا جا رہا تھا۔ وزیر موصوف بیٹھے ہیں جنہوں نے اس بات سے اتفاق نہیں کرنا لیکن اگر وہ اپنی کسی نجی محفل میں بیٹھے ہوں یا اسمبلی سے باہر ان سے پوچھا جائے تو وہ اس بات سے اتفاق بھی کریں گے کہ سید حسن مرتضیٰ نے بالکل سچ کہا ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے گندم کی خریداری کے اپنے اہداف مکمل کئے ہیں اور نہ ہی باعزت طریقے سے ہم نے کاشتکار سے گندم خریدی ہے۔ ہم نے بذریعہ محکمہ مال، محکمہ زراعت اور کئی دیگر محکمہ جات جن میں پولیس بھی شامل تھی، کے ساتھ مل کر لوگوں کے گھروں میں زبردستی جا کر ان کے گھروں سے اپنے کھانے کے لئے سال کی گندم کا جو خرچہ تھا وہ بھی نہیں چھوڑا کیونکہ ان کے گھروں سے دس دس اور بیس بیس من گندم بھی نکالی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران
حزب اقتدار کی طرف سے "جھوٹ" کی آوازیں)

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ان کی یہ حالت دیکھ لیں کہ میں اپنی بات کر رہا ہوں۔ اینہاں نوں پکی پکائی لبھ جاندی اے ناں جے موجاں کر رہے نیں۔ جیہڑیاں اوتھے آٹا گُن گُن مر گئیاں نیں ناں جی اونہاں کولوں جا کے حالات پُچھو کہ کی نیں۔ اے بالکل ای حقیقت توں ہٹ کے گل کر دے ناں۔ میں اگر سیاسی گل کر رہیاں ہوواں تے مینوں ضرور ٹوکو۔ میں اپنی کمیونٹی دی روٹی دی گل کر رہیاں۔ میں اپنی کمیونٹی دے ٹُکر دی گل کر رہیاں۔ میں تہاڈے کولوں روٹی منگ رہیاں۔ اوس گل دے اُتے وی تہاڈا اعتراض اے[***************************]

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جھوٹ" کی آوازیں)

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جنہاں نیں گھر دا کچن نئیں چلایا اونہاں نوں کی پتا کہ ساڈا کچن کس طرح چلنا اے۔ میں اپنی گل کر رہیاں اور میری گل وچ اینہاں نیں ناجائز مداخلت کر کے میری تقریر خراب کیتی اے۔ [**************************]

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! وزیر قانون بات کرنا چاہ رہے ہیں اس لئے آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔Please have your seat

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مجھے ناجائز disturb کیا گیا ہے اس لئے میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں واک آؤٹ کر رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر سید حسن مرتضیٰ احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

---

* بحکم جناب چیئرمین صفحہ نمبر 294 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! سید حسن مرتضٰی میری بات تو سن لیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! سید حسن مرتضٰی پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں لہٰذا انہیں منانے کے لئے ٹریژری بنچز سے کسی معزز ممبر کو بھیجا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایک پارٹی کے پارلیمانی لیڈر کو اپنی پارلیمانی روایات کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ سید حسن مرتضٰی ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں، ہمارے بھائی ہیں اور سینئر پارلیمنٹیرین ہیں لیکن انہوں نے یہ ایک وتیرہ بنا لیا ہے کہ ایک تو وہ ذو معنی بات کرتے ہیں اور دوسرا جذبات میں آ کر وہ ایسی بات کر جاتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی طور پر بھی اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ابھی انہوں نے [**] فرمایا اور ہمارے وزیراعظم کو کہا کہ وہ [**] ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سید حسن مرتضٰی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ وہ [**] کس کی خاطر مانگ رہے ہیں۔ ہمارے وزیراعظم کس کی خاطر [**] رہے ہیں؟ اس ملک کی خاطر [**] مانگ رہے ہیں جس ملک کو یہ لوٹ کر کھا گئے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر بڑے مظلوم بن کر باتیں کی جاتی ہیں اور میں کل بھی سن رہا تھا کہ مظلوم بن کر باتیں کر رہے تھے اور مظلومیت کا اظہار کر رہے تھے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! سید حسن مرتضٰی کو منانے نہیں جانا تو ہم بھی واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ میری بات سن لیں اور واک آؤٹ کر جائیں۔ بات سننے کا حوصلہ رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
رانا محمد اقبال خان کی قیادت میں ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

---

* بحکم جناب چیئرمین صفحہ نمبر 289 اور 294 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون! اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ بات سننے کا حوصلہ رکھیں۔ میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ وزیراعظم کس کی خاطر [***] مانگتے ہیں، اس ملک کی خاطر جس ملک کو ان کی قیادت لوٹ کر کھا گئی ہے۔ یہاں پر کل یہ بڑے اصولوں کی باتیں کر رہے تھے اور مظلوم بنے ہوئے تھے۔ پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت یعنی دونوں قیادتوں کو بات کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے کہ ایک جماعت کی قیادت کو سپریم کورٹ نے سزا دی ہوئی ہے اور دوسری جماعت کی قیادت کے خلاف نیب میں مقدمات چل رہے ہیں لیکن یہ پارسا بن کے ہمارے سامنے بیٹھے ہوتے ہیں اور پھر اسی قیادت کی باتیں کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس ہاؤس کی روایات کے ساتھ اور ہاؤس کی proceedings میں ان کی دلچسپی کے بارے میں آج آپ نے خود دیکھا۔ ایگریکلچر و فوڈ پر بحث رکھوائی اور خود ہی واک آؤٹ کر کے چلے گئے۔ انہوں نے کس بات پر واک آؤٹ کیا ہے؟ اب ہم ان کو اس بات کی اجازت دے دیں کہ یہ ہمیں گالیاں دیتے رہیں اور ہم آگے سے انہیں جواب نہ دیں۔ یہ قطعاً نہیں ہو سکتا بلکہ ہم اپنی قیادت کے خلاف کوئی بات نہیں سنیں گے اور اگر کوئی کرے گا تو اسے اسی زبان میں جواب دیا جائے گا۔ یہ لوگوں کو جا کر کیا بتائیں گے کہ آج ایگریکلچر یا آٹا کی بات ہو رہی تھی تو انہوں نے بات کی ہے تو آگے سے جواب بھی سنیں۔ آپ کسی کو چور کہہ دیں اور جب آپ کو کہیں گے کہ آپ بھی چور اور آپ کی قیادت بھی چور تو اس وقت آپ کو آگ لگ جاتی ہے so ہم اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت میڈیا یہاں پر موجود ہے تو میں ایگریکلچر منسٹر سے request کروں گا کہ جب یہ اپنی تقریر wind up کریں تو بتائیں کہ ہماری حکومت نے کیا کیا initiatives لئے ہیں۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ انہوں نے پورے ہاؤس کو یرغمال بنایا ہوا ہے جس کا جو جی چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہم اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے۔

---

* بحکم جناب چیئرمین صفحہ نمبر 289 اور 294 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین: جی، جو وزیر اعظم کے متعلق غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں انہیں کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔ جی، سید یاور عباس بخاری!

سید یاور عباس بخاری:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اللّٰھمّ صلِّ علیٰ محمّدٍ وآلِ محمّدٍ وعجّل فرجھم

جناب سپیکر! میں یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ ایک اچھی ڈیموکریسی وہ ہوتی ہے کہ جہاں اگر گورنمنٹ پر تنقید کی ضرورت پڑے تو تنقید کی جا سکے اور ہمیں تنقید کرنی بھی چاہئے۔ وہ ادارے جو ہماری گورنمنٹ کے نیچے کام کر رہے ہیں وہ اگر زیادتی کی حد تک اتر آئیں تو اس کا ہمیں کم از کم جواب چاہئے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی بات کروں گا اور ہمارے ڈی جی فوڈ اور ان کے لوگ جس طریقے سے raids کر رہے ہیں، جرمانے کر رہے ہیں، من مانی کر رہے ہیں اور اس حد تک جا رہے ہیں کہ وہاں پر رشوت کا بازار بھی گرم ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے request کرتا ہوں کہ اس پر ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے، ڈی جی فوڈ کو بلایا جائے اور ان سے جواب طلبی کی جائے۔ یہ طریق کار نہیں ہے کہ ایک کورونا کی ماری ہوئی معیشت، جس طرح سے ہمارے لوگ رینگ رہے ہیں اور جس طریقے سے دنیا کی ہر معیشت swing کر رہی ہے ان حالات میں اگر یہ اس قسم کا کام شروع کر دیں تو یہ بالکل نامناسب ہے۔ یہ لوگ اپنی حدود کے اندر رہیں اگر کوئی شخص SOPs follow نہیں کر رہا ہے، اگر کوئی غیر معیاری چیزیں فروخت کر رہا ہے اس کے خلاف تو ضرور کارروائی کریں ہم نہیں روکتے لیکن چھوٹی چھوٹی باتوں پر کہ اگر وہاں فریزر کے اندر ہڈیاں پڑی ہوں اور وہ آ کر بولیں کہ یہاں پر ہڈیاں کیوں پڑی ہیں، اگر چوہے مارنے والی دوائیاں ایک سائیڈ پر پڑی ہوں تو وہ کہیں کہ یہ یہاں کیوں پڑی ہیں تو یہ بہت زیادتی والی باتیں ہیں۔ پھر وہ لوگ ہماری بات سنتے ہیں اور نہ ہماری بات کا جواب دیتے ہیں بلکہ کہتے ہیں کہ بس یہ ہو گیا اور بات ختم ہو گئی۔

جناب سپیکر! میری request یہ ہوگی کہ ہمارے چیئرمین صاحب یہاں پر تشریف رکھتے ہیں وہ ہمیں اس کا جواب دیں اور ہمیں تھوڑا educate کریں۔ آپ کی مہربانی ہوگی ان لوگوں کو تھوڑا سا کنٹرول کیا جائے۔ جرمانے وہ ہوں جو برداشت کئے جا سکیں کیونکہ جو جرمانے کئے جا رہے ہیں، جو من مانی کی جا رہی ہے وہ ہمارے لوگوں کے ساتھ اور ہماری معیشت کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک بات کروں گا کہ جو بات سید حسن مرتضیٰ نے کی وہ بہت قابل مذمت ہے اور یہ بات جناب محمد بشارت راجہ نے بڑی clear کر دی ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ہمارے وزیراعظم سر سید احمد خان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں، قائداعظم کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور وہ ایک ٹیم لے کر چل رہے ہیں۔ وہ لوگوں کی participation کر رہے ہیں کہ ہر کوئی اپنے حصے کا کام کرے اور روز قیامت اس کا اجر لے۔ ہمیں ایسے وزیراعظم پر فخر ہے کہ جو اس قوم کے لئے ہر وہ حد پار کر جاتے ہیں جو عام لوگ سوچ بھی نہیں سکتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان لوگوں کی سوچ کی جتنی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ میں جناب محمد بشارت راجہ کی تائید کرتا ہوں کہ اگر ان لوگوں نے یہ جرأت دوبارہ کی تو انشاءاللہ ان کو سخت سے سخت جواب ملے گا۔

جناب چیئرمین: جی، جناب عمر تنویر!

جناب عمر تنویر: جناب سپیکر! میرے بڑے پیارے، قابل عزت اور بڑے بھائی سید یاور عباس بخاری نے فوڈ ڈیپارٹمنٹ اور specially فوڈ اتھارٹی کے حوالے سے بات کی ہے تو being a Chairman میرا یہ right بنتا ہے کہ میں ان کی باتوں کا جواب دوں۔

جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ کورونا کے حوالے سے ہم نے ceiling and deceiling بالکل ختم کر دی ہے۔ جب تک ریسٹورنٹس کا کام نہیں چل رہا تھا ہم نے کسی ریسٹورنٹ کو سِیل نہیں کیا There is not even a single example جس میں ہم نے کورونا میں کسی کو فائن یا سیل کیا ہو until and unless کہ کسی نے بار بار ایک چیز کی violation نہ کی ہو۔ ایک misconception ہے جو میں سارے ہاؤس کے سامنے clear کرنا

چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے جب فوڈ اتھارٹی کا چارج سنبھالا تو میں نے تمام SOPs، اس کا Act اور regulations کو اچھی طرح سے study کیا اور اس کے بعد میں گارنٹی سے اس ہاؤس میں بتا سکتا ہوں کہ اس میں کوئی flaw نہیں ہے۔ جہاں تک بات جرمانوں کی ہے تو وہ سارے کے سارے ایکٹ کے ambit میں رہ کر کئے گئے ہیں۔ اتھارٹی کو جو ceiling کی پاور دی گئی ہے وہ تین دن سے لے کر 120 تک ہے لیکن ہم نے جو SOPs بنائے ہیں اس میں maximum ceiling seven days کی ہوتی ہے until and unless ایک شخص اس سزا کو habitually repeat نہ کرے۔ اس میں جرمانے 20 لاکھ روپے تک کئے جا سکتے ہیں لیکن ہم کسی کو 20 لاکھ روپے کا جرمانہ نہیں کرتے until and unless کہ وہ شخص habitually اس کو repeat نہ کرے۔

جناب سپیکر! اب جب ایک شخص دو دفعہ یا تین دفعہ ایک چیز کو repeat کرتا ہے تو پھر اس کا جرمانہ بڑھتا ہے۔ جب وہ ہماری inspection میں جا کر clear ہو جاتا ہے تو اس کا meter پھر زیرو کر دیا جاتا ہے اور اس کو جرمانہ fresh treat کیا جاتا ہے اس کو دوبارہ double or triple جرمانہ نہیں کیا جاتا۔ یہ چیزیں میں ہاؤس کے سامنے clarity کے لئے رکھ رہا ہوں۔ ابھی تک میرے سامنے ایک کیس ایسا نہیں آسکا جہاں پر کسی نے رشوت دی ہو۔

جناب سپیکر! میں اپنے ادارے کے حوالے سے سارے ایوان کے سامنے چیلنج کرتا ہوں کہ give me one example جہاں پر کسی نے ایک روپے بھی رشوت لی ہو۔ کوئی ایسا کیس کہ ہمارے employ نے جا کر بدتمیزی کی ہو، کوئی ایسا کیس جہاں پر SOP کی violation کی گئی ہو، کوئی ایک کیس ایسا جہاں ہمارے کسی بھی employ نے جا کر کسی کے ساتھ personal grudge رکھ کر یا کسی political motive کو سامنے رکھتے ہوئے ایسی حرکت کی ہو۔ There is not even a single case and I challenge everyone. کہ کوئی اس طرح کا ایک کیس نکال کر دکھا دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہاں پر تمام بھرتیاں میرٹ پر کی جارہی ہیں، یہ تمام لوگ پڑھے لکھے ہیں، food technologist ہیں، ڈگری ہولڈرز ہیں اور صرف SOPs کو follow کرتے ہیں۔ ہمارا کام ایسا ہے کہ کسی بھی FBO کو یہ پسند نہیں آئے گا، ہماری direct audience جو کہ FBO ہے وہ کبھی ہم سے خوش نہیں ہو گی۔ ہاں اگر آپ عوام سے پوچھیں تو ہر

بندہ یہ بات کہے گا کہ وہ فوڈ اتھارٹی سے خوش ہے کیونکہ عوام کو اچھی اور safe خوراک مل رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ساتھ ایک اور گزارش کرتا چلوں کہ ہمارے 48 ملازمین کو کورونا ہوا۔ کورونا کی پوری campaign میں صرف پنجاب فوڈ اتھارٹی وہ واحد ادارہ تھا جو اپنے full staff کے ساتھ کام کرتا رہا۔ 48 لوگوں کو کورونا ہوا پھر بھی الحمدللہ وہ شب و روز کام کرتے رہے ہیں۔ اگر کسی بھی ممبر کی misconception کی ہے تو پلیز! وہ میرے پاس آئیں میں ان کی misconception دور کروں گا۔ ہمارے پاس pictorial evidence اور video evidence موجود ہیں بلکہ ہر چیز موجود ہے۔ ہمارے ساتھ FBO بد تمیزی بھی کرتا ہے تو ہم اس کا جواب کبھی بھی بد تمیزی سے نہیں دیتے بلکہ پولیس کا سہارا لیا جاتا ہے۔ اگر کسی کی بھی misconception ہے تو پلیز my doors are open you are all welcome آپ آئیں اور میں آپ کو تمام چیزیں دکھاتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیرالدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کل جو debate رکھوائی گئی تھی اس میں ان کے پورے پانچ آدمیوں نے یہاں پر speech کی لیکن جب ہمارے منسٹر صاحب اسے wind up کرنے لگے تو صرف ایک شخص جناب خلیل طاہر سندھو یہاں پر موجود تھے اور ان کے علاوہ کوئی بھی نہیں تھا۔ یہ ان کی انڈسٹری اور مہنگائی کے بارے میں دلچسپی تھی۔ آج بھی وہی چیز انہوں نے repeat کی ہے۔

جناب سپیکر! میں جناب محمد بشارت راجہ کی تائید کرتا ہوں کہ یہاں پر ہماری طرف سے آج تک ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی کی قیادت پر بات کی ہو جب تک کہ دوسری جانب سے بات نہ ہو۔ آج ایگریکلچر پر بات ہو رہی تھی تو یہ ایگریکلچر پر بات کرتے کرتے ہماری قیادت پر بات کرنے لگے۔ جناب محمد بشارت راجہ نے بالکل بجا فرمایا کہ ہم سب کو اگر [***] مانگنی پڑی تو اس قوم کے لئے مانگیں گے اور اس قوم کے لئے ہم [***] بننے کے لئے تیار ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

---

* بحکم جناب چیئرمین صفحہ نمبر 294 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! ہم irrelevant بات نہیں کرتے حالانکہ آج ایگریکلچر پر debate تھی اور ایگریکلچر کو کس طرح سے تباہ کیا گیا ہے۔ کپاس کو کس طرح سے تباہ کیا گیا اور پچھلے دس سالوں میں انہوں نے ایک نارووال کی شخصیت کے ساتھ مل کر pesticide پر اربوں روپیہ کمایا ہے۔ جعلی pesticide جس کی وجہ سے کپاس کو بہت نقصان ہوا اور وہ کسی بھی طریقے سے کنٹرول نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے دس سالوں میں کسان کا استحصال کر کے پیسا کمایا۔ اگر انہوں نے بات کرنی بھی تھی تو relevant بات کرتے لیکن آج بھی irrelevant بات کر کے یہ ہاؤس کو خالی چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخری گزارش یہ کروں گا کہ یہاں پر باتیں کرنے کے لئے ہر چیز ہماری ہتھیلی پر پڑی ہوئی ہے کہ کس طریقے سے TTs آتی ہیں، کس طریقے سے revolve ہو کر ڈیفنس میں خریدے جاتے ہیں، کس طریقے سے ایان علی اور بلاول کے ٹکٹ ایک ہی fake اکاؤنٹ سے باہر جاتے ہیں لیکن ہم اس پر بات نہیں کرنا چاہتے چونکہ آج انہوں نے ہماری قیادت پر بات کی ہے اس لئے میں یہ بات کر رہا ہوں۔ ہم کبھی ایسا نہیں کرنا چاہتے جب تک ہمیں below the belt hit نہ کیا جائے۔ پاکستان زندہ باد۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اب منسٹر صاحب wind up کریں گے۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! میں تھوڑی سی بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: چلیں، محترمہ! آپ دو منٹ کے لئے بات کر لیں۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! میں نے صرف ایک بات کہنی ہے کہ کل ہمارے منسٹر صاحب ادھر بیٹھے تھے، یہاں انڈسٹری اور مہنگائی پر discussion ہو رہی تھی۔ ان میں سے کسی کی جرأت نہیں تھی کہ وہ یہاں بیٹھ کر بات کرتے اور سنتے۔ ان کو آپ بتا دیں کہ

If you are actually interested in this country you will be what you are supposed to do. Have the debate while the minister is sitting here.

جناب سپیکر! آج بھی ہمارے منسٹرز بیٹھے ہیں اور ہمارے پارلیمانی سیکرٹریز بیٹھے ہیں ان میں جرأت نہیں ہے کہ یہ ان سے بات کریں۔ بات کرنے کی ہوتی ہے تو پھر آپ you bring your facts and give your facts کہ آپ شروع میں ایک دن بتائیں کہ یہاں کیا کیا ہو رہا ہے اور آپ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ مجھے پتا ہے کہ آپ اچھا کام کر رہے ہیں۔ شکریہ

محترمہ عظمٰی کاردار: جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو تو صرف ایک منٹ بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اجازت ہے۔

محترمہ عظمٰی کادار: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے request کروں گی کہ پلیز اس ایوان میں ہماری اپوزیشن کو ایک اردو اور ایک انگریزی لغت کی ڈکشنری ضرور provide کر دیں۔ یہ [****] کا جو لفظ استعمال کرتے ہیں ان کو یہ نہیں پتا کہ [****] کا مطلب کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وہ الفاظ کارروائی سے حذف ہو گئے ہیں۔

محترمہ عظمٰی کاردار: جناب سپیکر! لیکن ان کو یہ سمجھانا پڑے گا کہ ایک چیز donation ہوتی ہے جو کہ philanthropists voluntary لوگ دیتے ہیں اور وہ اچھے کاز کے لئے دیتے ہیں۔ وزیراعظم جناب عمران خان کو آنکھیں بند کر کے دیتے ہیں ان کے لیڈران کو کبھی کسی نے ٹکا تک نہیں دیا کیونکہ ان پر اعتبار بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں ضرور اس بات کی تائید کروں گا کہ جیسے محترمہ نے کہا کہ جب بھی ہماری ایگریکلچر کی بات ہوتی ہے تو ہم ہمیشہ دو سال سے دیکھ رہے ہیں کہ اپوزیشن کا بڑا ہی negative attitude ہوتا ہے اور وہ اس میں دلچسپی نہیں لیتے۔ ابھی کیونکہ جو presently باتیں ہوئی ہیں میں ان کا تھوڑا سا بتا کر پھر اپنی progress بتاؤں گا کہ ہم نے ان دو سالوں میں کیا کیا۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! رانا محمد اقبال خان نے فرمایا ہے کہ بجلی کے بل زیادہ آرہے ہیں اور اس کو دیکھا جائے۔ اگر آج میں آپ کو یہ calculation بتاؤں کہ ہمارے پنجاب میں جو اس وقت الیکٹرک ٹیوب ویل چل رہے ہیں وہ around about ایک لاکھ 75 ہزار کنکشن ہیں اور اس پر ہمیشہ کسانوں کو سبسڈی ملی ہے اور تقریباً اس سال بھی 29۔ارب روپے کی سبسڈی دی گئی ہے لیکن آپ اس parallel میں دیکھیں تو آپ کے جو کسان ڈیزل استعمال کرتے ہیں جن کا totally ڈیزل پر دارومدار ہے ان کا آج تک کسی نے ذکر نہیں کیا۔ یہ پی ٹی آئی کی واحد گورنمنٹ ہے جس نے اس کسان کے اس مسئلے کو take up کیا ہے اور ہم پورے پنجاب میں اس کی تعداد کو دیکھ رہے ہیں، جو کسان totally ڈیزل پر depend کر رہا ہے ہم اس کا ڈیٹا اکٹھا کر رہے ہیں تاکہ ہم اس کو بھی سبسڈی میں شامل کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کپاس کی بات کی گئی۔ آپ بھی اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اور پچھلے دو سال سے ہم نے بہت زیادہ criticism سنا ہے، دیکھا ہے اور ہوا ہے۔ کپاس کی فصل بے شک دو سالوں میں اچھی پروڈکشن نہیں دے سکی لیکن اس حوالے میں اپنی گورنمنٹ پر ایک فیصد بھی الزام نہیں لگاؤں گا۔ دو چیزیں جو ہمیں بہت زیادہ پریشان کرتی رہیں وہ سفید مکھی اور گلابی سنڈی تھیں۔ انہی دو چیزوں نے ہمیں پچھلے دو سالوں میں پریشان کیا کیونکہ جو ادویات اس وقت استعمال ہو رہی ہیں وہ بھی اتنی طاقتور نہیں کہ وہ resist کریں۔ اس کے ساتھ climate change ایک بہت بڑا پہلو تھا جس سے عین موقع پر ہماری اچھی فصل خراب ہوتی رہی لیکن آج میں on the floor of the House آپ کو اور اپنے پورے ایوان کو یہ خوشخبری دے رہا ہوں کہ اللہ کے فضل و کرم سے گورنمنٹ اور پرائیویٹ سیکٹر نے مل کر وہ genes تیار کر لیا ہے جس کی وجہ سے سفید مکھی attack کرے گی اور نہ ہی گلابی سنڈی نقصان دے گی۔ اس کے ساتھ جو نیچے گند ہوتا ہے وہ بھی سپرے کے ساتھ ختم ہو گا اور پودے کو نقصان نہیں ہو گا۔ اس وقت اس موسم میں اللہ کی مہربانی سے پرائیویٹ سیکٹر اور گورنمنٹ سیکٹر کے trials چل رہے ہیں جو اگلے سال ہم انشاءاللہ commercialize بھی کریں گے۔

جناب چیئرمین: دیکھیں sorry for interruption میری اس میں دو گزارشات ہیں کیونکہ میں خود بھی کاشتکار ہوں اس لئے میں input کے حوالے سے کہوں گا kindly اس کو positive لیجئے گا، ضرور discuss فرمایئے گا اور اس خبر کو verify بھی فرمایئے گا۔ جناب محمد بشارت راجہ! تھوڑی توجہ چاہئے۔

پہلی گزارش یہ ہے کہ پچھلے سال کاٹن نومبر میں انڈیا سے اومان export ہوئی اور اومان سے پاکستان آ گئی۔ ہماری مارکیٹ میں ریٹ -/4500 روپے فی من تھا جب کاٹن نومبر میں import ہوئی تو figures کا بہانہ بنا کر سرمایہ داروں نے import کر لی۔ ہم نے کپاس تین ہزار روپے فی من بیچی تو کیا ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ جب جنوری میں figures final ہوتے ہیں اور اگر کپاس کی shortage ہے تو ڈیوٹی فری کاٹن کو اس وقت import کیا جائے۔ یہ میرا آرٹیکل بھی "دی نیشن" میں چھپا تھا جو کہ میں آپ کو پیش کروں گا۔

دوسری میری گزارش یہ ہے کہ آپ گندم import کرنے جا رہے ہیں۔ اس وقت سب سے کم ریٹ یوکرائن کا ہے جو آپ کو تقریباً 2ہزار روپے فی من میں پڑے گا۔ اس پر repercussions کسان پر کیا پڑیں گے؟ آپ مہربانی کر کے ان دونوں چیزوں کو ضرور دیکھیں۔ ہم نے اس ملک کی خیر خواہی کرنی ہے کسان کا بہت ہی بُرا حال ہے۔

تیسری گزارش یہ ہے کہ سبزی منڈی میں اے سی اور ڈی سی جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ یہ تو مانیٹر کرتے ہیں کہ کسان کی سبزی سستی بکے، کسان کی دس روپے چیز بک گئی، آگے جو اس سبزی منڈی کا آڑھتی ہے وہ سبزی ٹریڈر کو دیتا ہے اور ٹریڈر وہی چیز -/40 روپے کی بیچ رہا ہے تو -/30 روپے کا منافع چلا جاتا ہے، اس میں، میں آپ کو تربوز کی مثال دے رہا ہوں کہ آپ میری بات کو verify کر لیں۔ تربوز -/10 روپے میں بکا ہے، کسان نے -/10 روپے میں بیچا ہے اور مارکیٹ میں -/40 روپے میں بکا ہے تو -/30 روپے کا منافع اس کو ملا جس نے دو دن میں اپنا کام دکھایا اور دس روپے اس کو ملے جس نے چار مہینے فصل پالی تو ان چیزوں کو kindly آپ ضرور دیکھیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جوRussian break upہوا تھا وہ بھی ایسے ہوا تھا کہ انہوں نےwheat shortageکی وجہ سے گندم importکی اور اپنے قیمتی فیڈرل ریزرو کو اس پر صرف کیا اور گندم import کرلی۔ ان ساری چیزوں کو پلیز یہ میری طرف سےin putکوkindly positively لیجئے گا، کسان کی یہ چیزیں ضرور دیکھ لیں اور کم از کم کاٹن کے سیزن میںimport جنوری سے پہلے نہیں ہونی چاہئے تاکہ کسان کو معاوضہ گلوبل ریٹ پر جیسے پہلے مل رہا تھا اس ریٹ پر ملے۔ شکریہ

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! آپ کے یہ تینوں پوائنٹس میں نے نوٹ کئے ہیں اورvery kindly میں آپ کو تھوڑا ساupdate کردوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ پچھلے سال جو کاٹنimport ہوئی تو وہ اس وقتpermission کا غلط ٹائم تھا۔ اس سال میں نے categoricallyکامرس منسٹر کوin writing لکھ کر بھیجا کہwithout the consent of Punjab Government آپvery kindly importکی اجازت بالکل نہ دیجئے گا کیونکہ اس سے ہمارا farmer damageہوتا ہے۔ انہوں نے یہ چیزadmitکی اور انہوں نے وعدہ کیا کہ اس دفعہ ہم پنجاب گورنمنٹ کوonboardلے کر ہیimportکی اجازت دیں گے۔

جناب سپیکر! آپ نے دوسری بات فرمائی کہ ہمیں یوکرائن سے 2ہزار روپے فی من گندم ملے گی تو پہلی بات یہ ہے کہ آپ کے پنجاب کی گندم اللہ کے فضل و کرم سے موسم کے لحاظ سے اور پچھلے سال کے حساب سے ایک ملین ٹن گندم ہماری زیادہ ہوئی ہے۔ پنجاب حکومت یا پنجاب کی عوام کے لئے وہ گندمsufficientہے۔ اگرproblemsآرہا ہے تو وہ سندھ، بلوچستان اور خیبرپختونخوا کے لئے آرہا ہے۔ یہimport basically ان صوبوں کے لئے ہورہی ہے پنجاب کے لئے نہیں ہورہی۔ جہاں تک آپ ریٹس کی بات کررہے تھے تو اس مارکیٹ میں گندم کا کوئی خریدار ہے اور نہ ہی گندم 130 منڈیوں میںavailableہے۔

جناب سپیکر! اگر ٹوٹل ایک مہینے کیavailabilityدیکھیں، اس کی سیل اور پرچیز دیکھیں تو اس میںaroundکوئی 10ہزار سے 20ہزار من گندم کا کاروبار ہوا ہے۔ آپ نے مارکیٹ کمیٹی کی بات کی مارکیٹ کمیٹی کا مقصد ہے جو ایگریکلچرproducesہیں وہ مارکیٹ کمیٹی میں آتی ہیں وہاں پر سیل ہوتی ہے اور سیل ہو کر جب منڈی کی چاردیواری سے باہر جاتی ہے تو ہمارا رول

ختم ہو جاتا ہے پھر ہم اُس کو کسی طرح چیک نہیں کر سکتے اس سے آگے اگر ریٹ بڑھتے ہیں تو وہ ڈیمانڈ اور سپلائی کا ایک بہت بڑا economic rule ہے۔

جناب سپیکر! نمبر دو پھر یہ آگے جا کر جتنے ہاتھوں میں فروخت ہوتی ہے اس کو پھر district administration look after کرتی ہے ہماری مارکیٹ کمیٹی کے اندر ریٹ ایک ہی auction ہوتی ہے اُس کے بعد وہ فصل باہر چلی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! رانا محمد اقبال خان نے ٹڈی دل کی بات کی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب گورنمنٹ کو ایک بہت بڑی appreciation جاتی ہے کہ اُس نے ڈیڑھ سال میں محنت کر کے پوری کوشش کر کے اللہ کے فضل سے پنجاب کے کسان کا نقصان نہیں ہونے دیا اگر نقصان calculate بھی ہوا ہے تو وہ ایک فیصد سے بھی کم ہوا ہے جو affordable ہے۔

جناب سپیکر! اللہ کی مہربانی سے کسان satisfied بھی ہے۔ اس کے بعد کماد کی بات کی گئی ہے یہ پی ٹی آئی کی واحد گورنمنٹ ہے جس نے پچھلے سال -/180 روپے کا ریٹ کسانوں کو دلایا، اس سال -/190 روپے minimum rate کسانوں کو دلایا۔ ہمارے معزز ممبر -/160 روپے کے ریٹ کی بات کر رہے تھے -/160 کا روپے ریٹ کسانوں کو اُن کے دور میں بھی نہیں ملا ، اُن کے دور میں کسانوں کو -/130 سے -/135 روپے کا ریٹ ملتا رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میری فاضل ممبر صاحبہ نے فرمایا کہ ہماری زرعی زمین ہاؤسنگ سکیموں میں convert ہو رہی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ ہماری بہت زمین اگر big cities کے ساتھ adjoining ہے تو ہماری تقریباً بہت بڑی تعداد میں زمینیں سوسائٹیز میں convert ہو گئی ہیں یہ معاملہ urbanization کا ہے یہ ہمیں بیٹھ کر urbanization میں demarcation کرنی پڑے گی کہ ہم نے اپنے شہروں کو کتنا بڑھانا ہے کیونکہ ایسی سکیموں کی تو ابھی تک اجازت ہے کہ جہاں مرضی شہر سے دور یا قریب ہاؤسنگ سکیمیں بنا لیں تو اس کو ہم نوٹ کر کے انشاءاللہ تعالیٰ اس پر تین چار محکمے involve ہیں اُن کو بٹھا کر اُن کے ساتھ بات کریں گے۔۔۔

جناب چیئرمین: ملک نعمان احمد لنگڑیال! اگر اجازت دیں تو اس پر میں اپنی inputs دے دوں کہ جناب وزیر اعظم نے پہلے ہی اس کو take up کیا ہوا ہے اور جو نئی ہاؤسنگ سکیمز ہیں وہ سوچ سمجھ کر ہی ان کی approval لیتے ہیں لیکن اس میں جو اچھا عمل ہے وہ یہ ہے۔ جو سکیمز بن گئی ہیں اُن کا جو پانی ہے وہ ہم کسانوں میں تقسیم کر دیں تو اُس سے کسانوں کو بڑا فائدہ ہو گا یہ میری تجویز ہے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ اسی طرح ہو رہا ہے۔ جو زمینیں ہاؤسنگ سکیموں میں convert ہوتی ہیں اُس کا پانی اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس جمع ہو جاتا ہے اور پھر وہاں پر جو کسانوں کی ڈیمانڈ آئی ہوتی ہے اُن زمینوں کے لئے جو irrigated نہیں ہے اُن زمینوں کے لئے پھر وہ پانی دے رہے ہیں۔ یہ ایک سکیم چل رہی ہے اس کے بعد حاجی ارشد صاحب نے دو تین بڑے important پوائنٹ اُٹھائے بیج کے سلسلے میں انہوں نے کہا کاٹن کا بیج اس دفعہ اتنا اچھا نہیں تھا تو میں آپ کے سامنے admit کرتا ہوں کیونکہ ہماری کاٹن پچھلے سال بُری طرح متاثر ہوئی اور اُس میں germination کا percentage اس دفعہ 70 فیصد سے کم ہو کر 50 اور 40 فیصد پر رہ گیا ہے لیکن اس کے parallel ہم نے seed companies کو اس چیز پر convince کیا کہ وہ ریٹ کو کم کریں، انہوں نے کسانوں کو فی کلو ریٹ پچھلے سال سے کم کر کے بیچ دیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے pesticides کی بات کی کہ over-pricing ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ معاملہ فوڈ اینڈ سکیورٹی کے ساتھ take up کیا ہوا ہے کیونکہ فیڈرل گورنمنٹ pesticide کی prices کو regulate کرتی ہے اور میں فیڈرل منسٹر کے ساتھ in touch ہوں اور اس حوالے سے عنقریب میٹنگز ہوں گی اور اُس میں ہم ان کا rate fix کریں گے لیکن یہاں پر پی ٹی آئی گورنمنٹ کی ایک بہت بڑی contribution ہے کہ جس طرح pesticides اور fertilizers میں ہم نے جعلی ادویات اور جعلی کھاد پکڑی ہے وہ ایک بہت بڑی amount ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں یہ پی ٹی آئی گورنمنٹ کی بہت بڑی achievement ہے اس میں ہم نے zero tolerance رکھی کسی مافیا کو معاف نہیں کیا اور کسی کی سفارش پر ہم نے کسی کو نہیں چھوڑا ہے اور اس معاملے میں بہت زیادہ کمی آئی ہے اس کے بعد حاجی ارشد صاحب نے بتایا کہ Sugar Mills Association threat

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! Sugar Mills Association کی طرف سے جو threat کی بات کی گئی ہے تو اُس میں ہمارا ایکٹ بڑا واضح ہے شوگر کین کے لئے تو اس میں انشاءاللہ تعالیٰ کوئی فکر والی بات نہیں ہے۔ ہم پورے زور کے ساتھ اُن سے in time ملیں چلوائیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد گندم کے لئے سید حسن مرتضیٰ نے فرمایا میں آپ کے علم میں لاؤں تقریباً ایک کروڑ 65 لاکھ ایکڑ ہماری گندم کاشت ہوتی ہے اُس میں صرف 17 فیصد certified بیج استعمال ہوتا ہے otherwise جو ہمارے کسان ہیں وہ اپنے گھر کا بیج استعمال کرتے ہیں۔ سارے زمیندار اس بات کو سمجھتے ہیں کہ وہ بیج اتنا صحت مند ہوتا اور نہ ہی اُس کی germination اتنی اچھی ہوتی ہے۔ اس دفعہ ہمارا فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ مل کر ایک میگا پراجیکٹ تھا فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ مل کر ہم نے ساڑھے چار لاکھ ایکڑ کا بیج سبسڈی پر دیا اور اُس کے بدلے میں اللہ کے فضل و کرم سے ہماری پنجاب کی فی ایکڑ پیداوار اڑھائی من بڑھ گئی ہے اور اس سال ہم انشاءاللہ اس سے بھی زیادہ 12 لاکھ ایکڑ پر جا رہے ہیں تو انشاءاللہ تعالیٰ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ پوری نیت کے ساتھ، پوری کوشش کے ساتھ اپنے پنجاب کے کسانوں کو look after کر رہا ہے کسان دوست پالیسز بن رہی ہیں۔

جناب سپیکر! پی ٹی آئی گورنمنٹ میں میرے قائد جناب عمران خان کا وژن ہے ایگریکلچر ایمرجنسی پروگرام کے حوالے سے اگر میں بتاوں تو ہمارے چھ قسم کے میگا پراجیکٹس چل رہے ہیں جو صرف اور صرف کسان کی خوشحالی اور بہتری کے لئے ہیں۔ اُس میں wheat کا ایک

پراجیکٹ ہے، ہمارا شوگر کین کے لئے پراجیکٹ ہے، رائس کے لئے پراجیکٹ ہے اورoil seed crops جو ہماری بہت importantہیں جو ہمیں import کرنا پڑتا ہے اُس پر ہمارا بہت ہی positive اللہ کی مہربانی سے رزلٹ آرہا ہے۔ ہم oil seed cropsمیں تقریباً پانچ لاکھ ایکڑ پر چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ سبسڈی ہم بڑی باقاعدگی سے دے رہے ہیں تو ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں ہاؤس میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرا کسان انشاءاللہ تعالیٰ پی ٹی آئی گورنمنٹ میں دُکھی نہیں ہو گا بلکہ سکھی اور خوشحال ہو گا۔ ہم کسانوں کے لئے بہتر سے بہتر policies لائیں گے۔ شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

ایوان میں کی گئی تقریر کی ویڈیو بنانے اور ویڈیو کو وائرل کرنے پر متعلقہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 پر سختی سے عملدرآمد کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جناب سپیکر! میں قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے حوالے سے گزارش کرنا چاہوں گا۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ جب ہمارا بجٹ اجلاس تھا تو اس وقت اپوزیشن جتنا بھی احتجاج کرتی تھی تو باقاعدہ ان میں سے ایک ممبر چاہے وہ مرد ہو یا خاتون ہو وہ آپ، جناب سپیکر، جناب ڈپٹی سپیکر، اسمبلی سیکرٹریٹ اور تمام معزز ممبران کے سامنے ویڈیو بنا رہے ہوتے تھے جو کہ قواعد و ضوابط کے خلاف تھا کیونکہ قواعد اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ کوئی ممبر individually اسمبلی کے اندر movie بنا رہا ہو لیکن یہ ہوتا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس وقت بھی اس چیز کو پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ ہمیں اس چیز کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جس کے حوالے سے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو الفاظ expunge کر دیئے جاتے ہیں وہ رپورٹ نہیں ہوتے اور میں اس لحاظ سے میڈیا کا مشکور ہوں کہ وہ رپورٹ نہیں کرتے لیکن ایک نیا رواج یہ جنم پا رہا ہے کہ یہاں پر ہماری جو اسمبلی کی ریکارڈنگ ہوتی ہے وہ ریکارڈنگ لے لی جاتی ہے اور پھر وہ ریکارڈنگ سوشل میڈیا پر وائرل کر دی جاتی ہے۔ تمام ذو معنی گفتگو اور تمام وہ الفاظ جو کہ expunge کروا دیئے جاتے ہیں لیکن چونکہ وہ گفتگو ہوئی ہوتی ہے لہٰذا وہ ریکارڈنگ لے کر سوشل میڈیا پر ڈال دیتے ہیں اور اپنے حلقے میں جا کر بتاتے ہیں کہ میں نے فلاں کو گالی دی اور فلاں کے خلاف یہ کہا ہے لیکن اُس کو روکنے والا کوئی نہیں ہے اس لئے میری آپ سے استدعا ہے کہ براہ مہربانی اسمبلی کے قواعد وضوابط کے مطابق اگر میں یہاں پر تقریر کرتا ہوں تو یہ میرا right ہے کہ میں اس کی کاپی لوں لیکن وہ کاپی آپ، جناب سپیکر اور سیکرٹری اسمبلی کی اجازت سے لے سکتا ہوں۔ اسی طرح اگر کوئی بھی ممبر اپنی debate کا video clip لینا چاہتا ہے تو وہ باضابطہ طور پر جناب سپیکر کو لکھ کر apply کرے تب اُن کی منظوری کے بعد کاپی ملنی چاہیے۔ اس کے بعد جناب سپیکر اور اسمبلی سیکرٹریٹ کا یہ فرض ہے کہ وہ دیکھیں کہ جو الفاظ expunge ہو گئے تھے کہیں ہم اس debate کا video clip تو نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر! جب اجلاس شروع ہوا تب سید حسن مرتضیٰ نے ایک بات کی تھی تب وزیر آبپاشی جناب محمد محسن لغاری نے بیٹھے ہوئے مجھے پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ یہاں پر جو بھی گفتگو ہوتی ہے اور جس طرح وہ ذو معنی بات کرتے ہیں اُس کے بعد وہ اپنے حلقے میں video clip دکھاتے ہیں اور حلقے کے لوگ کہتے ہیں کہ واہ جی واہ سید حسن مرتضیٰ تسیں بڑی گل کیتی اے، بڑی گل کیتی اے۔

جناب سپیکر! آج بھی انہوں نے جو گفتگو کی وہ وزیراعظم کے حوالے سے کی، ہم نے اس کا جواب دیا اور آپ نے ان الفاظ کو expunge فرمایا لیکن اب اگر اس گفتگو کی ویڈیو باہر جاتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام حکومتی بنچز کے استحقاق کا معاملہ ہے لہٰذا اب یہ ویڈیو باہر نہیں جانی چاہیے۔

جناب سپیکر! میں نے اس بات کو قبل از وقت اس لئے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے کہ اگر پھر بھی یہ ویڈیو اسمبلی سے باہر جاتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ اور حکومتی بنچز کا مجموعی طور پر استحقاق مجروح ہو گا اس لئے قواعد وضوابط پر سختی کے ساتھ عملدرآمد کروانا آپ کی اور اسمبلی سیکرٹریٹ کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر! ہمارا فرض پوائنٹ آؤٹ کرنا تھا وہ ہم نے کر دیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح میں نے یہ بات کی ہے اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: میں بھی جناب محمد بشارت راجہ کی بات سے agree کرتا ہوں اور ان کی بات کو second بھی کرتا ہوں کہ ہم گھر نہیں پہنچتے اور ویڈیو پہلے سے چل رہی ہوتی ہے۔ جناب سپیکر، جناب ڈپٹی سپیکر اور سیکرٹری اسمبلی کی permission کے بغیر آڈیو، ویڈیو یا کوئی بھی تحریری شکل میں کوئی بھی چیز اسمبلی سیکرٹریٹ سے باہر نہیں جانی چاہئے لیکن اگر جائے تو as per rule with permission جانی چاہئے۔ میں جناب محمد بشارت راجہ کی بات کو second کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ جو الفاظ expunge کر دیئے جائیں وہ الفاظ ریکاڈنگ میں یا کسی بھی طریقے سے باہر نہیں جانے چاہئیں۔ شکریہ

The House is adjourned to meet on Monday, the 20th July 2020 at 2:00 PM. Thank you.